منتخب کرنے کے لئے ہدایت ورہنمائی دی جانی چاہیے۔

عورت کے لئے ملکی و عالمی سطح پر کئے جانے والے کام سے ہمہ وقت آگاہ رہنے کی ضرورت ہے، اس لئے کچھ افراد کو متعین کیا جانا چاہیے۔ حکمتِ عملی دفاعی کی بجائے اقدامی ہو، مسلمان عورتیں خود کو پہچانیں اور وہ مائیں بنیں جو احساسِ کمتری سے پاک ہوں۔ تعلیم میں میدان بچیوں کی تعلیم کی طرف توجہ دی جائے، خاندان کے ادارے کے استحکام کے لئے کام کیا جائے، میڈیا کے منفی اثرات کے ازالے کے لئے کوشش ہو۔

آنے والی نسلوں کو اسلاف کی علمی میراث سے روشناس کروانے کی ضرورت ہے۔ مختلف عنوانات پر کئے گئے تحقیقی کام کو لائبریری سے جمع کیا جائے۔ عورت کے متعلق مختلف عنوانات پر کتابچے تیار کئے جائیں، کمیشن کا خبرنامہ تیار کیا جائے۔ ان تجاویز کی روشنی میں خالد رحمن صاحب نے کہا کہ کام کے لئے تین منتخب میدانوں میں کام کیا جانا چاہیے، جو تعلیم، خاندانی نظام کا استحکام اور میڈیا ہیں۔

عورت کی تعلیم کے بارے اسلاف کی تعلیمات، ملکی صورت حال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے منصوبے بنائے جانے چاہئیں۔

خاندانی اکائی کی مضبوطی کے لئے اسلام کے نظامِ کفالت کو اجاگر کرنے اور میڈیا کے لئے منظم منصوبہ عمل مرتب کیا جانا چاہیے۔

ان عنوانات پر پروجیکٹس اور کام کی تفصیلات تیار کر کے کنوینر ڈاکٹر کوثر فردوس ممبران کو ارسال کریں گی۔

یہ بھی طے پایا کہ ممبران کی ششماہی نشست ہوگی۔ کمیشن کی مقامی ٹیم اور کونسل کے افراد ماہانہ نشستیں رکھیں گے۔

مولانا عبدالحق بلوچ صاحب کی دعا کے ساتھ نشست کا اختتام ہوا،

کارروائی کی رپورٹ پر رائے یا اصلاح ضروری ہو تو ایک مہینے تک ارسال کر دیجیے۔

(ڈاکٹر کوثر فردوس)

کنوینر ویمن کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

25 نومبر 2000

سفارشات برائے تنظیم، شعبہ جات

مشاورتی کونسل ویمن اینڈ فیملی کمیشن کی تجاویز کا خلاصہ

Commission to provide the intellectual input in Society

کمیشن معاشرے میں علمی وفکری ارتقاء کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

دنیا زیادہ آرگنائزڈ ہے، اُن کے پاس زیادہ وسائل ہیں، زیادہ تحقیق ہے۔ہم اپنے کم وسائل کے ساتھ زیادہ سے زیادہ فکری ارتقاء میں کیسے مدد دے سکتے ہیں۔کمیشن اس پر input کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

☆ سب پالیسیز کا تنقیدی جائزہ لیں۔

☆ متبادل پالیسی بنائیں۔Anti Muslim Women Agenda کے برخلاف مسلمان خاندان کی تشکیل میں عورت کے کردار کو اُجاگر کریں۔

☆ کمیونٹی کی سطح پر مسائل کو نمایاں کریں۔ٹرانسپورٹ، ورکنگ ویمن۔

☆ Advocacy + Lobbing کرنا سیکھیں۔

☆ اپنے ایشوز کا Regular basis پر Follow up کریں۔

☆ اپنے مخالفین کے ساتھ Communication Gap ختم کریں اور اپنی حکمت عملی طے کریں۔

☆ Linkages building رویے اختیار کریں۔

☆ صحیح نکتہ ہائے نظر رکھنے والے لوگوں کو ساتھ ملائیں۔

☆ لیڈ یز بار روم تک باقاعدہ پہنچا کریں۔

☆ نئی اور وسعت نظری کی حامل ٹیم بنائیں بیرونی حلقے کی خواتین کو بھی ساتھ ملائیں۔

☆ تعارف کو ہر جگہ پہنچانے کی فکر کریں۔

☆ اپنے Symbol بنائیں اور Create کریں۔

☆ سالانہ کیلنڈر کے ذریعے سے روزانہ گھروں اور دفاتر میں ایک پیغام جائے۔زلزلہ، عالمی یوم خواتین ، حجاب، سیلاب، IDPS، ڈاکٹر عافیہ، لاپتہ افراد، خاندان، ماں کا دن، باپ کا دن، حقوق الزوجین، عورت کا کردار، بچوں کی تربیت۔

☆ عورت کو object بنانے کی بجائے Subject بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

☆ عالمی یوم خواتین کے تقدس کے دن کے طور پر نمایاں کیا جائے۔

☆ حجاب ڈے کو عالمی سطح پر اُجاگر کرنے کے لیے مزید محنت کریں تاکہ یہ Establish ہوجائے۔

☆ ان دنوں کو منانے کے لیے حلقہ خواتین تین کمیٹیز بنائے تاکہ منصوبہ بندی اور بھرپور تیاری کے ساتھ ان کو منایا جائے۔

☆ خواتین اور خاندان کے موضوعات کو مزید Focus کریں۔

1۔ وراثت اور نکاح وطلاق سے متعلق اسلامی احکامات پر عمل درآمد کی معاشرے میں کیا صورت حال ہے۔اس پر کمیشن ایک سروے رپورٹ مرتب کرے گا۔

2۔ ٹی وی چینلز پر خواتین کی پرائیویٹ مصنوعات کے کھلے اشتہارات ہر پاکستانی کے لیے باعث شرمندگی ہیں۔اس پر میڈیا سے عمومی احتجاج تو کیا جاتا ہے مگر اس سے بڑھ کر اقدام ہونا چاہیے۔مثلاً حلقہ خواتین کا ایک سینئر وفد ایسی مصنوعات بنانے والی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے کنٹری منیجرز سے ملاقات کرے، اپنے تحفظات انھیں نوٹ کروائے اور اس معاملے میں عوامی رائے ان تک پہنچائے۔موقف کو مضبوط کرنے کے لیے کمیشن ایک عوامی سروے کے نتائج مرتب کر کے دینے میں مدد دے سکتا ہے۔

3۔ نئ تعلیمی اصلاحات اور ترمیمات پر ایک واضح موقف اختیار کیا جائے اور پھر اس موقف کے لیے بھرپور تحریک چلائی جائے۔

4۔ حقائق اور اعداد وشمار کی بنیاد پر حدود آرڈی ننس بحالی اور نسواں بل منسوخ کرنے کی مہم WAT کے تحت چلائی جائے۔

5۔ اجتماعات ارکان میں درج ذیل موضوعات پر ماہرین کے لیکچر/ ڈسکشن فورم رکھوائے جائیں۔

(الف)۔ موبائل، کمپیوٹر، ٹی وی، کیبل کے منفی اثرات کو کس طرح کم کیا جائے۔

(ب)۔ بچوں کی تربیت میں اجتماع اہل خانہ کی اہمیت۔

(اس موضوع پر وہ اراکین اپنے تجربات شیئر کریں جن کے گھروں میں یہ سلسلہ چل رہا ہے اور جو مشکلات سے دوچار ہیں وہ اپنی اُلجھنیں سامنے رکھیں تاکہ مل جل کر ان کے حل نکالے جاسکیں)

(ج)۔ ہمارا خاندانی نظام اور درپیش چیلنجز

اس موضوع پر ہمارے روایتی نظام میں جہاں عورتیں اسلامی تقاضوں سے ہٹ کر دباؤ یا ناانصافی کا شکار ہیں، اس کا سدباب بھی تجویز کیا جائے۔

6۔ مختلف سطح کے نظم کے لیے منیجمنٹ کے مختلف موضوعات پر ورکشاپس کروائی جائیں۔

(ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی)

صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن

رپورٹ

2008-2005ء

ویمن اینڈ فیملی کمیشن ۔ جماعت اسلامی پاکستان

چار سالہ رپورٹ (جنوری 2005ء تا جون 2008ء)

کمیشن کا قیام درج ذیل اغراض و مقاصد کیلیے اس عمل میں آیا تھا۔

☆ عورت کے عزت و وقار کا تحفظ، ماں کا کردار اور معاشرے میں بچیوں کے مقام کی بحالی۔
☆ اسلام میں عورت کو دیئے گئے حقوق ملکیت، وراثت اور کفالت کا معاشرے میں شعور اجاگر کرنا اور ان کے حصول کے لیے عملاً کوشش کرنا۔
☆ عورت کی حیثیت اور حقوق کو متاثر کرنے والے غلط رسم و رواج کا خاتمہ مثلاً جہیز، وٹہ سٹہ، جبری نکاح، قرآن سے شادی، ونی کاروکاری اور سوارا کی رسم۔
☆ دور جدید کے مسائل اسلام اور مسلمان عورت کے بارے میں پیدا شدہ شبہات کا ازالہ۔
☆ عورت کی سماجی، معاشی، معاشرتی، قانونی، تعلیمی اور طبی حقوق کا تعین اور اپنی آواز کو پالیسی ساز اداروں تک پہنچانا۔

یہ کمیشن مذکوری مقاصد کے حصول کے لیے گزشتہ 9 برسوں سے تحریراً، قولاً، فعلاً جدوجہد کر رہا ہے۔ اپنے کام کی وسعت کے پیش نظر کمیشن نے سابقہ نام تبدیل کر کے ''ویمن اینڈ فیملی کمیشن'' رکھ لیا ہے۔ مقام شکر ہے کہ معاشرہ کی بنیادی اکائی خاندان کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے مستحکم کرنے کے لیے 2004ء میں ''فلاح خاندان سنٹر'' کے نام سے ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا (الحمدللہ) جس سے کمیشن کی مربوط سرگرمیاں مزید بڑھ گئیں۔ تاہم گزشتہ چار سالوں (جنوری 2005ء تا جون 2008ء) کی مختصر رپورٹ ان الفاظ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ جو کچھ ہم (میں اور میری ٹیم) کر پائے ہیں یہ فقط اللہ کی توفیق سے ہی کر پائے ہیں اور جو کچھ ہم اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کی بناء پر نہیں کر پائے اس کے لیے اللہ سے توفیق و مدد کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے (آمین)

ویمن اینڈ فیملی کمیشن

تنظیمی ڈھانچہ: کمیشن کا مرکز لاہور میں اور برانچز کراچی اور اسلام آباد میں ہیں

صدر: محترمہ عافیہ سرور صاحبہ

نائبین: محترمہ سمیحہ راحیل قاضی۔

محترمہ عطیہ نثار صاحبہ۔ (انچارج سندھ برانچ)
محترمہ فوزیہ ذوالفقار صاحبہ (انچارج اسلام آباد برانچ)

نمائندگان: پشاور
کوئٹہ

تنظیمی کام:

	تعداد
☆ مرکزی ٹیم کے ساتھ نشستیں	12
☆ مشاورتی کونسل	3
☆ ممبران کے ساتھ نستیں	4
☆ خصوصی نشستیں	27
☆ برانچز سمیت جملہ دفاتر میں کام ہوا	1732 دن
☆ فیکس	150
☆ فون پر رابطے	10,000
☆ خطوط ودعوت نامے	9608
☆ سرکلرز	8000
☆ خصوصی رابطے	300
☆ ملاقاتیں	143

میڈیا:

	تعداد
☆ اخبارات زیرِ مطالعہ اردو	4
☆ اخبارات زیرِ مطالعہ انگریزی	2
☆ اخبارات کے فورمز میں شرکت	30
☆ اخبارات کو انٹرویوز	16
☆ اخبارات مضامین ومراسلات	17
☆ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں	83

☆ اخبارات میں بیانات	22
☆ اخبارات میں کالمز لکھے گئے/لکھوائے گئے	10
☆ عنوانات: عورت، تعلیم، حدود آرڈیننس گھریلو تشدد، عورت اور سیاست، نصابِ تعلیم ماں، معلمہ کی فریاد	
☆ ششماہی نیوز لیٹر روشنی 7 شمارے	9800

الیکٹرانک میڈیا:

☆ T.V. کے مختلف چینلز پر انٹرویو/ ٹاک شوز	56
☆ یومِ ماں پر عورت اور خاندان کے حوالے سے مضامین و مؤثر پیغامات بذریعہ ای میل اور SMS مؤثر افراد اور ملکی وغیر ملکی افراد تنظیموں کو بھجوائے۔	
☆ لیکچرز مختلف موضوعات پر	31 (حاضری 80 تا 100)
☆ پرسنیلیٹی گرومنگ پروگرام	1
☆ مذاکرے	6
☆ کتابچے طبع شدہ	81800 (مختلف موضوعات پر)

دیگر:

	تعداد
☆ دورہ قرآن	3
☆ عید ملن	3
☆ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	40

کانفرنس، سیمینار، ورکشاپ:

☆ قیمہ حلقہ خواتین جماعت اسلامی ڈاکٹر کوثر فردوس کی سربراہی میں آذربائی جان میں ایک بین الاقوامی کانفرنس "Expanding the Role of Women in Cross Cultural dialogue" میں شرکت کی اور حلقہ خواتین کا تعارف مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔

☆ معاشرے میں جرائم کے عنوان سے ورکشاپ کا اہتمام گیا۔ جس میں حاضری 18 رہی۔

☆ تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صوبائی مشورت بلائی گئی جس میں سیاسی وغیر سیاسی مؤثر طبقات کی نمائندگان نے شرکت کی۔
☆ نظامِ تعلیم میں تبدیلیوں کے حوالے سے ایک فورم کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک کے نامور ماہرِ تعلیم، مؤثر طبقات اور نجی اداروں کی نمائندگی، تنظیمِ اساتذہ اور اسلامی جمعیت طالبات وغیرہ نے بھرپور شرکت کی۔
☆ "خاندان ایک سائبان" کے عنوان سے مشاورتی فورم کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف NGO's کی نمائندگان نے شرکت کی۔
☆ سانحہ باجوڑ پر ایک قرارداد پیش کی گئی جو اکثریت سے منظور ہوئی۔
☆ "عورت کا سمت سفر" کے عنوان سے ایک مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔

اہم سرگرمیاں:

☆ ویمن کمیشن کا نام تبدیل کر کے "ویمن اینڈ فیملی کمیشن" رکھا گیا۔
☆ "فلم خدا کے لئے" پر تبصرہ کر کے 1400 کتابچے مختلف اخبارات، مدرسین و اہم شخصیات کو بھجوائے گئے۔

☆ متاثرین زلزلہ زدگان خواتین اور بچوں کے لئے اسلام آباد میں گوشۂ سکون کا قیام اور لاہور کے بڑے ہسپتالوں میں رضا کار خواتین کے تعاون سے امدادی کام کیا۔
☆ سانحہ لال مسجد پر پرزور احتجاج کیا اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔
☆ بسنت کے موقع پر "ماں کے نام" عنوان سے (ایک ورقہ) 50 ہزار کی تعداد میں عوام الناس، سیاسی جماعتوں، دینی جماعتوں اور مدارس میں تقسیم کیا۔
☆ میڈیا پر اور بالخصوص الیکٹرونک میڈیا پر ڈراموں، فلموں اور اشتہارات کے ذریعے عورت کو عریاں سے عریاں تر دکھانا معمول بن چکا ہے جس عورت کا تقدس مجروح ہو کر رہ گیا ہے۔ اس مسلئہ پر پیمرا کی توجہ دلائی گئی۔
☆ قتلِ غیرت کے عنوان سے بھرپور سروے کے بعد ریسرچ کی گئی اور اس سلسلے میں وکلاء، سوشل ویلفیئر آفیسر اور جیل حکام سے ملاقاتیں کی گئیں۔
☆ خواتین کے مسائل اور مسلمان عورت کا کردار، میراتھن ریس، حقوقِ نسواں، مختاراں مائی کیس، عورت کا سیاسی کردار، حسبہ بل، کاروکاری، بیجنگ +10 اور بجٹ کے موضوعات پر مختلف اخبارات، ٹیلی ویژن چینلز پر ٹاک شوز، مذاکرے اور انٹرویوز میں اپنا مدلل طریقے سے پیش کیا گیا۔
☆ بیجنگ پلیٹ فار ایکشن پر متبادل لائحہ عمل کے لئے ورکنگ گروپ تشکیل دیے اور ان کی سفارشات تیار کی گئیں۔

☆ تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے ملکی، سیاسی اور بین الاقوامی واقعات وحادثات پر مئوثر انداز میں اپنا ردِ عمل اور مئوقف بیان کیا مثلاً
☆ "محسنِ انسانیت ومحافظ نسوانیت" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ کردار کو پیش کیا۔
☆ پرویز مشرف اور الیکشن کمیشن کے کردار پر اپنا ردِ عمل ریکارڈ کروایا۔
☆ میڈیا پر روز بروز بڑھتی ہوئی بے حیائی پر پیمرا کے ڈائریکٹر اور ذمہ داران کو بار بار متوجہ کیا۔
☆ حدود آرڈیننس اور تحفظِ حقوقِ نسواں ایکٹ کے سلسلے میں 60ہزار عوام الناس، پارلیمنٹیرین، ذرائع ابلاغ، مختلف مکاتبِ فکر کے علماء اور اداروں میں تقسیم کیے۔
☆ صوبہ سرحد کی عورت کا انتخابات میں کردار اور دیگر موضوعات پر سروے کر کے دیا گیا اور اس کی روشنی میں ہینڈ بلز، پمفلٹس کے ورقے تقسیم کیے گئے۔

رپورٹ 2009ء

ششماہی اجلاس مشاورتی کونسل

ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

8اپریل2009ء، بمقام: فلاح خاندان سنٹرG/1، جوہر ٹاؤن لاہور

ایجنڈا:

تلاوت کلام پاک

سالانہ منصوبہ عمل کے حوالے سے عملی سفارشات

عورت کے حوالے سے حکومتی پالیسیوں کا مثبت اور منفی جائزہ

دعا

شرکاء:

عافیہ سرور (نگران کمیٹی) — ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی (صدر)

عاصمہ عمران (نائب) — طلعت ناہید صفدر (نگران مرکزی دفتر)

اسماء امتیاز (ممبر) — منور سلطانہ محمد خان (ممبر)

اراکین کونسل جو شریک ہوئے:

محترم فرید احمد پراچہ — محترم سلیم منصور خالد — محترم صفدر بشیر

محترم سلمان عابد — محترم فائز حسن سیال — محترم حافظ حسن مدنی

محترم مجیب الرحمن شامی — محترم عبدالغفار عزیز — محترمہ نبیرہ عندلیب نعیمی (نمائندہ مولانا سرفراز نعیمی)

محترم مرزا محمد الیاس — محترم ڈاکٹر مغیث الدین شیخ — محترم ارشاد احمد عارف

محترمہ ڈاکٹر بشریٰ حمید — محترم اوریا مقبول جان — محترم طارق اسماعیل ساغر

جبکہ محترمہ شہلا اوریا بوجوہ شریک نہ ہوسکیں۔

تلاوت کلامِ پاک:

جناب فرید احمد پراچہ نے تلاوت کلامِ پاک فرمائی۔

افتتاحی کلمات:

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کمیشن کے مقاصد و اہداف کونسل کے سامنے رکھنے کے ساتھ گزشتہ رپورٹ کے اہم نکات پیش کئے۔ نیز چونکہ کونسل کے اراکین کی بیشتر تعداد نئی ہے لہذا کونسل اور کمیشن کے کام کا طریقہ کار بھی سامنے رکھا۔ بعدازاں انہوں نے اراکین کونسل کو گفتگو کی دعوت دی۔ گفتگو کے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل ہیں۔

جناب فرید احمد پراچہ:

میں آپ کا شکر گزار بھی ہوں اور دعا گو بھی، مضبوط اور منظم کام ہے، عورت کی حیثیت سے مجبوریوں کے باوجود کمیشن کا کام ایک جہد مسلسل ہے، یہ تحقیقی اداروں کا کام ہے جو آپ محدود وسائل کے ساتھ انجام دی رہی ہیں۔

- ☆ عورت کے خلاف صرف میڈیا ہی نہیں، عالمی میڈیا اور صرف حکومت ہی نہیں حکومتیں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ عورت کو بے گھر کرنا، اور نہ صرف عمومی بلکہ دینی گھرانوں کو بھی مغرب سے متاثر کرنا ان کے اہداف ہیں۔
- ☆ منصوبہ عمل میں سرحد و بلوچستان میں آغاز اچھا ہدف ہے۔ فی الحال صرف کوئٹہ اور پشاور میں کام شروع کریں۔
- ☆ انٹرنیٹ کلب بنایا جائے۔ اجتماعی مظاہروں سے زیادہ E-Mails، خطوط، ایس ایم ایس مئوثر ہیں۔ ٹی وی چینلز کو پروگرامات بنا کر دیے جائیں۔
- ☆ پیمرا قوانین سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔
- ☆ وراثت اور طلاق کے قوانین کے حوالے سے تعزیری قوانین پر صوبہ سرحد میں کام ہوا ہے اس پر غور کر لیں۔
- ☆ جہیز اور حق مہر جیسے موضوعات عورت کی تعلیم کے حوالے سے ہیں کہ اسے پتہ نہیں کہاں سٹینڈ لینا ہے۔ اس پر کام ہونا چاہیے
- ☆ کمیشن کے تعارف میں نام، تعارف، تعلیم وغیرہ لکھے ہونے چاہئیں کہ باہر کا فرد یہ سمجھ سکے کہ پڑھے لکھے لوگوں کی نمائندہ جماعت ہے۔
- ☆ سلیم منصور خالد صاحب کی فیز ii کی تجویز کے بعد فرید احمد پراچہ صاحب نے کہا آپ سلیم منصور خالد صاحب سے اس حوالے سے مفصل رہنمائی لے لیں اور عنوانات وغیرہ طے کر لیں۔
- ☆ اپنے Proactive پروگرام پر کام کریں۔ اپنے دن بنائیں اور اپنے سلوگنز پر کام کریں، جب ایک در بند ہو تو دوسرا در کیسے کھولیں، اس پر کام کریں۔
- ☆ آپ کا منصوبہ ہدف نمبر ایک ہے۔ ساتھ ہی دوسرا فیز بھی بنالیں کہ ایک بند ہو تو دوسرا کیسے کھلے۔

مجیب الرحمن شامی:

☆ آہستہ آہستہ معاشرہ کچھ لائن پر آچکا ہے بہت سے تصورات کو بیان کرنا اور زور دینا بہت مشکل ہے۔ جو تبدیلیاں چار پانچ سال میں آئی ہیں لگتا تھا کہ 100 سال میں آئیں گی۔

☆ مغرب کے لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے ہاں نہیں ہورہا وہ بھی پاکستانی میڈیا اور معاشرہ کررہا ہے۔

☆ جو لوگ ادارے عورت کے حوالے سے کام کررہے ہیں انھیں اپنے ساتھ شریک کریں۔

☆ عورتوں کے معاملات میں عورتوں کے حقوق اور مراعات کی طرف جانا چاہیے، جیسے ترکے کی آسان تقسیم، طلاق کے بعد عورت کو تحفظ (اس پر اجتہاد ہونا چاہیے، قدغن لگائیں اس راستے پر کہ مرد تین بار طلاق کہ کر فارغ ہوجاتا ہے اور عورت عدم تحفظ کا شکار) بیوہ عورتوں کے لئے قانون سازی (ڈیٹا جمع کرکے ان کے حوالے سے کام کریں)۔ میڈیکل اور انجینیرنگ کے شعبوں میں عورت اور مرد کی برابر حیثیت، نتیجہ یہ ہے کہ عورتیں ماہر ہیں مگر میدان میں نہیں۔ اس پر قانون سازی ہو۔ اگر گھر کے مرد ڈاکٹر عورت کو نوکری نہیں کرنے دیتے تو اس پر معاضہ ادا کریں۔

☆ لڑکیوں کی میڈیا ٹریننگ کرکے میدان میں لائیں۔

☆ عورتوں کی تربیت کے مختلف پہلو تشنہ ہیں، بچوں کی تربیت، صحت، پڑھائی اور خانہ داری (بہشتی زیور جن پر بحث کرتی ہے) جیسے موضوعات کو نئے علم الکلام کے ساتھ پروجیکٹ کیا جائے۔

جناب سلمان عابد:

☆ حکومت جو رپورٹیں دیتی ہے اس کی نگرانی کی جائے۔ کیا حقائق درست ہیں مثلاً سرگودھا میں 76% بنیادی مراکز صحت بند ہیں۔ بنیادی امور پر معاشرے میں دو رائے نہیں، حکومتی اور ریاستی مانیٹرنگ ٹیم ضروری ہے۔

☆ مڈل لیول کالم نگاروں کے ساتھ رابطہ۔ نئے اینکر پرسنز کے ساتھ رابطہ، وہ آپ کی رائے کے پیامبر ہوسکتے ہیں۔ اپنا پیغام اس طبقے تک جہاں آپ کی رائے کی اہمیت یا پہنچ نہیں ان تک مواد کی Mailing ہو۔ اپنے مخالف طبقات کو بھی اپنی Mailing List میں شامل کرلیں۔

☆ ویمن کمیشن کے میٹریل میں مدلل مواد تو ہے لیکن اعداد و شمار نہیں جو ضروری معلوم ہوتے ہیں۔ ڈیٹا کو بھی اپنے میٹریل میں شامل کیا کریں۔

☆ خصوصاً چھوٹے شہروں میں قانونی امداد کے لئے عورت بہت مسائل کا شکار ہے۔ اس پر کام کی ضرورت ہے۔ قانونی امداد WAT کا شعبہ ہے تو اس کی تشہیر ہو۔

جناب فائز حسن سیال:

کیبل آپریٹرز کے حوالے سے جو بات کی۔ اس حوالے سے یہ یاد رہے کہ نہ تو ہم بین الاقوامی این جی اوز پر اثر انداز ہوسکتے ہیں اور نہ میڈیا پر۔ میڈیا کا کام لوگوں کو خوش کرنا ہے اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے مفادات کو چھوڑ کر ہمیں سپورٹ کرے ناممکن ہے۔

- ☆ خودمختار پالیسیاں بنانے کے لئے جرأت کی ضرورت ہوتی ہے۔ہم مجبور ہیں کہ باہر پالیسیاں بناتے اور اپنے لوگوں کو سناتے ہیں۔
- ☆ یہ یاد رہے کہ نئی نسل میں شعور اور طاقت ہے وہی کچھ کرنے کا جذبہ رکھتی ہے خاندان کی فلاح کے لئے نئی نسل کو ٹارگٹ بنانا ہوگا۔لیکن اس نسل کی تربیت نہیں ہوتی۔بچوں کا قبلہ ہی درست نہیں،لڑکی اور لڑکا ایک دوسرے کو فتح کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔
- ☆ شادی ایک رشتہ ہے نسل سازی کا۔پری میرج کونسلنگ ضروری ہے۔
- ☆ ٹی وی اب ہمارے گھر کا فرد بن چکا ہے۔وہ نکل نہیں سکتا مگر اس کے نقصانات کو والدین اپنی رہنمائی کے ذریعے کم سے کم کریں کہ بچوں کو میڈیا کی نہیں ماں کی تربیت کی ضرورت ہے۔
- ☆ کالجز میں ماس ایجوکیشن کی ضرورت ہے۔
- ☆ مختلف النوع افراد کو اپنے ساتھ شامل کریں۔

صفدر بشیر صاحب:

- ☆ پشاور اور کوئٹہ میں کام شروع کیا جائے تو نبھایا بھی جائے۔
- ☆ میڈیا ڈسکشنز کے لئے افراد کی تیاری کی جائے۔
- ☆ سندھ کمیشن کا دائرہ کار بڑھانے کی کوشش کی جائے۔خاندان ایک سائبان بنانے کی کوششوں کا جائزہ لیا جائے۔
- ☆ روشنی کی سرکولیشن میں اضافے کے لئے منصوبہ بنایا جائے۔
- ☆ خاندان میں بچوں کی تربیت کا عنوان توجہ کا طالب ہے۔چائلڈ لیبر اور گداگری کے مسائل بھی توجہ طلب ہیں۔
- ☆ منصوبہ عمل کے حوالے سے ترجیحات طے کر لی جائیں۔

عبدالغفار عزیز:

- ☆ مختلف لوگوں کو ملا کر ایک سال کا کیلنڈر بنایئے۔ایک قدر کو ایک ماہ میں کروانے کا ہدف رکھا جائے،ہر ماہ ایک جملے میں ایک مہم چلائیں۔
- ☆ ڈائجسٹس کا رواج عام ہو رہا ہے۔اگر بتول کو بھی کوئی ایسی شکل دی جائے، جیسے شعاع،خواتین ڈائجسٹ کی ہے۔کمیشن اس میں معاونت کرے۔
- ☆ اپنی کوششوں کو مربوط اور مؤثر کرنے کے لئے کام ہونا چاہیے،وسائل کے لئے مسلم ممالک اور مسلم اداروں سے مدد مل سکتی ہے۔
- ☆ خواتین کے ایشوز کے لئے بچیوں کو فوکس کرتے ہوئے ویب سائٹ متعارف کروانی چاہیے۔

☆ خواتین کے حقوق کے حوالے سے جو اللہ نے نعمتیں دی ہیں اسے ایک کیلنڈر کے ذریعے لوگوں تک پہنچائیں۔ایک جملہ بعض اوقات ساری عمر کے لئے ذہنوں میں نقش ہو جاتا ہے۔

حافظ محمد حسن مدنی:

☆ عورت کے مقام کا تعین اور خاندان کی بقاء اس دور کا اہم ترین مسئلہ ہے، یہ حقیقت ہے کہ عورت ظلم کا شکار ہے جسے این جی اوز اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہیں ۔ہمیں اُس کے تحفظ کے لیے ٹھوس کام کرنا چاہیے۔

☆ ملکیت، وراثت، تشدد کے مسائل کے حوالے سے نمائندہ چیزیں ہمارے پاس ہونی چاہییں۔

☆ کمیشن کی لائبریری میں مختلف حلقوں کے کام کو یکجا کیا جائے۔عورت پر جتنی کتب لکھی گئی ہیں ان کو جمع کریں۔منتخب کالمز/ مضامین کو ویب سائٹ پر ڈالا جائے۔

☆ ریسورس پرسنز لکھنے/ پڑھنے والوں سے اعتماد کا رشتہ ہونا چاہیے۔

☆ عورت کے حوالے سے جو بھی اہم ایشوز منظر عام پر آئیں۔ان پر ہمارا مئوقف واضع ہونا چاہیے۔نمائندہ تحاریر ہوں کمیشن کے کام کو ہی اس کی پہچان ہونا چاہیے۔

☆ کمیشن کے کام کو پھیلانے کی بجائے عورت پر ہی مرتکز کیا جائے۔

☆ مسلم خواتین مغرب زدہ خواتین کی نسبت فراغت سے ہیں سکون سے ہیں۔ان کی طرح تمام سہولیات سے متمتع ہیں۔مغرب زدہ عورت ساتھ جاب پر بھی ہے۔مسلم خواتین کے وقت کو استعمال کیا جانا چاہیے۔

☆ خاندان وہ واحد ادارہ ہے جو ابھی تک اسلام کے تصورات کے ساتھ بچا ہوا ہے جس میں مغرب ہماری تقلید چاہتا ہے۔اس کی حفاظت اور قدر کے لئے کوششیں جاری رہنی چاہییں۔

☆ عورت کے حوالے سے YouTube کے ذریعے سے اپنے پیغامات دئے جاسکتے ہیں۔

نبیرہ عندلیب نعیمی:

☆ میں شکر گزار ہوں کہ اس فورم پر آپ نے مدعو کیا۔باہمی تعاون اور مختلف افراد/ تنظیموں کا اتحاد اہم ہے۔

☆ اجتہاد ہر فرد کے کرنے کا کام نہیں ہے اس کے لئے ایک مناسب اور جید علماء کرام کی ایک کمیٹی ہونی چاہیے جو ان امور پر اجتہاد کا فیصلہ کر کر سکیں کہ کسی مسلہ پر قرآن وسنہ کی واضع رہنمائی موجود ہے کہ نہیں۔

☆ آخر میں محترمہ عافیہ سرور اور محترمہ سمیحہ راحیل قاضی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔تمام شرکاء کو کمیشن کی مصنوعات/ کتابچہ جات تحفتاً دئے گئے۔ شام 45:6 پر اجلاس کا اختتام ہوا۔الحمدللہ علیٰ ذالک (وماتوفیقی الا باللہ)

ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی

آئندہ کا لائحہ عمل

عائشہ منور

- ☆ موجودہ حالات کی روشنی میں خواتین کے حقوق کے چارٹر کا جائزہ، ترمیم و تنسیخ اور مزید نکات کو شامل کرنا۔
- ☆ NCSW کے فیصلوں سے آگاہی حاصل کرنا۔ اس سے تنظیم کو آگاہ رکھنا اور قابل اعتراض پہلوؤں پر فکری اور عملی کام کرنا۔ (کتابچے، دوورقہ، ہینڈ بل وغیرہ)
- ☆ بیجنگ و قاہرہ کانفرنس اور اقوام متحدہ کے عورتوں سے متعلق پالیسی پر ڈاکومنٹس کا حصول اور مطالعہ کرنا۔
- ☆ آئندہ پاکستان میں بننے والی حکومت کی عورتوں سے متعلق پالیسیز اور قانون سازی پر نظر رکھنا۔
- ☆ حکومت پاکستان کی میڈیا اور ایڈورٹائزمنٹ پالیسی کو مانیٹر کرنا اور مسلمان معاشرے کے پیش تہذیبی مسائل پر پروگرام اور سیمینار وغیرہ رکھنا
- ☆ ریسرچ سیل کے ذریعے کمیشن کے کام کو بہتر بنانا اور جاری کی جانے والی دستاویزات کا معیار جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دینا۔

لیکچر سیریز

لیکچر سیریز

عورت اور خاندان کے حوالے سے لیکچر سیریز کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت منظم کیا گیا۔ مختلف موضوعات پر اپنے میدانوں کے ماہرین کو بلا کر ان کے ساتھ ماہانہ علمی نشستیں رکھی گئیں۔ بعدازاں اِن کو کتابچوں اور سی ڈیز کی صورت میں اشاعت کیلئے پیش کیا گیا۔

لیکچر سیریز 2005

اگست	فرد کی پہچان، مضبوط خاندان	محترمہ ڈاکٹر اُم کلثوم صاحبہ
ستمبر	اسلام کا عائلی نظام	محترمہ ڈاکٹر اُم کلثوم صاحبہ
اکتوبر	رمضان المبارک میں ماں کی ذمہ داریاں	محترمہ زہرہ عبدالوحید صاحبہ، محترمہ عاصمہ غنی صاحبہ
نومبر	میاں بیوی کے حقوق فرائض	محترم محمد اسلم سلیمی صاحب ایڈووکیٹ
دسمبر	ازدواجی زندگی کے مسائل اور مشکلات کا ممکنہ حل	محترم محمد اسلم سلیمی صاحب ایڈووکیٹ

لیکچر سیریز 2006

جنوری	زوجین کی مفاہمت میں **خاندان** کا کردار	حافظ ادریس صاحب ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی لاہور۔
	سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آداب فرد زندگی	راحت بشیر صاحبہ نگران الخدمت ٹرسٹ
فروری	میکہ وسسرال کے حقوق وفرائض	چوہدری محمد اسلم سلیمی صاحب ایڈووکیٹ
	جہاد کشمیر اور ہماری ذمہ داری	عبدالغفار عزیز صاحب ناظم امور خارجہ جماعت اسلامی
مارچ	تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خواتین کی ذمہ داریاں	صوبائی مشاورت

اپریل	اولاد کی تربیت میں ماں باپ کا کردار	پروفیسر عثمان غنی ریٹائرڈ پروفیسر F.C کالج
	لڑکیوں کی تربیت میں ماں کا کردار	آپا زہرہ عبدالوحید صاحبہ رہنما جماعت اسلامی لاہور
مئی	تربیت اولاد (مختلف پہلو مسائل اور اُن کا حل)	پروفیسر عثمان غنی ریٹائرڈ پروفیسر F.C کالج
	لڑکیوں کی تربیت میں ماں کا کردار	آپا زہرہ عبدالوحید صاحبہ رہنما جماعت اسلامی لاہور
جون	میڈیا ہماری ضرورت، بچوں پر اثرات کا تدارک	اوریا مقبول جان صاحب (ڈائریکٹر جنرل آثارِ قدیمہ، ڈاکٹر
	بچوں کی جسمانی نشوونما اور والدین کی ذمہ داری	اُم کلثوم صاحبہ سابق صدر پیما

لیکچر سیریز 2007

جون	اسلام کا نظام کفالت	چوہدری محمد اسلم سلیمی صاحب ایڈووکیٹ
	اسلام کا نظام معاشرت	محترمہ عاصمہ غنی صاحبہ
جولائی	اپنی پہچان اور اصلاح کا پروگرام	محترمہ زہرہ عبدالوحید صاحبہ
	عورت کی جسمانی صحت (سن یاس اور بریسٹ کینسر)	ڈاکٹر امتہ اللہ زریں صاحبہ
اگست	پرسنلٹی گرومنگ پروگرام	
ستمبر	معاشرت پر جدید تعلیم کے اثرات	حافظ محمد ادریس صاحب
	ماہِ صیام اور انفاق فی سبیل اللہ	
دسمبر	موجودہ حالات میں ایمان، اتحاد، محبت اور اُمید کا پیغام	محترم شبیر منصوری صاحب
		چیئرمین اسلامک سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی
	تعلیمی مصروفیات میں لڑکیوں کی جسمانی صحت	ڈاکٹر اُمت زریں صاحبہ

لیکچر سیریز 2008

جنوری	موجودہ حالات میں خواتین کی ذمہ داری "خاندان اور معاشرے کے حوالے سے"	محترم فرید احمد پراچہ صاحب
	تعلیمی مصروفیات میں لڑکیوں کی صحبت (حصہ دوم)	ڈاکٹر امتہ اللہ زریں صاحبہ

مارچ	میڈیا پر عورت کا استحصال	
اپریل	مجلس مذاکرہ "سیرت رسول ﷺ کے حوالے سے"	
مئی	اسلام میں عورت کا معاشی استحکام	پروفیسر میاں محمد اکرم صاحب
	ہوشربا مہنگائی میں خاتون خانہ کی حکمت عملی	مشاورتی فورم
جون	معاشرے میں حیاء کا کردار	محترمہ ثروت جمیلہ صاحبہ
	گھر کے اندر باہر کی دنیا میں مخلوط ماحول میں حیاء کی حفاظت	مذاکرہ
اگست	نظریہ پاکستان (دو قومی نظریہ) کل اور آج	پروفیسر ڈاکٹر مظفر مرزا صاحب (ڈائریکٹر بزم اقبال) مذاکرہ
	پاکستان کل اور آج	
دسمبر	اسوۃ ابراہیمی (حج و قربانی)	ڈاکٹر اُم کلثوم صاحبہ (پرنسپل ویمن آفیسر لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور)
	اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور اُن کا تجربہ (قرآن و سنت کی روشنی میں)	

لیکچر سیریز 2009

جنوری	سوچ بدلیں، زندگی بدلیں، اور مقصدِ زندگی سمجھیں	محترم فائز حسن سیال صاحب
فروری	دستاویزی فلم دکھائی گئی (فلسطین، کشمیر، سرحد اور قبائلی علاقہ جات)	
مارچ	پاکستانی عورت کی صورت حال، حقیقی مسائل، درپیش چیلنجز اور ہماری حکمت عملی	مذاکرہ
اپریل	محسن انسانیت محافظ نسوانیت	طاہرہ یاسمین صاحبہ
	نبی رحمت ﷺ اپنے گھر والوں کے ساتھ	

رپورٹ 2010ء

ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

ششماہی اجلاس مشاورتی کونسل

9 دسمبر 2010ـــــــــــــ بمقام فلاح خاندان سنٹر

ایجنڈا:

☆ تلاوت کلام پاک
☆ سالانہ منصوبہ عمل 2011ء
☆ عورت کی حرمت کی پامالی کے خلاف لائحہ عمل کی تشکیل
☆ دعا۔

شرکاء:

ٹیم کمیشن: سمیحہ راحیل قاضی (صدر کمیشن)
عافیہ سرور (نائب قیمہ)
صائمہ اسماء، عاصمہ عمران (نائبین)

ممبران کمیشن

عائشہ احمد
سارہ ضیاء
سمیعہ عامر
منزہ احمد
طلعت صفدر

اراکین کونسل جوشریک ہوئے

محترم اسلم سلیمی صاحب۔(ان کے مشورے موصول ہوئے)

محترم مرزا محمد الیاس صاحب

محترم فرید احمد پراچہ صاحب (مشورے موصول ہوئے)

محترم عبدالغفار عزیز صاحب

محترم محمد صفدر بشیر صاحب

محترم سلیم منصور خالد صاحب

محترم سلمان عابد صاحب

محترم عمر حیات سندھو صاحب

محترم حافظ محمد حسن مدنی صاحب

محترم عطاءاللہ صدیقی صاحب

اراکین کونسل جن کی معذرتیں موصول ہوئیں۔

محترم مولانا اسلام سلیمی صاحب

محترم فرید احمد پراچہ صاحب

محترم مجیب الرحمن شامی صاحب

غیر حاضر:

محترم اوریا مقبول جان صاحب

کاروائی:

تلاوت: محترم عبدالغفار عزیز کی تلاوت سے کاروائی کا آغاز ہوا۔

افتتاحی کلمات:

☆ نائب صدر عاصمہ عمران نے پچھلی مشاورتی کونسل کے اجلاس کی کاروائی پڑھ کے سنائی۔

☆ اس کے بعد نائب صدر صائمہ اسماء نے مجوزہ منصوبہ عمل پیش کیا۔

☆ صدر کمیشن سمیحہ راحیل قاضی نے محترم اسلم سلیمی اور فرید احمد پراچہ کے خطوط پڑھ کر سنائے۔

محترم مرزا محمد الیاس صاحب:

☆ رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اپنے اہداف ومقاصد کو نمایاں کرنے والی سرگرمیوں سے زیادہ ردعمل رکھنے والی سرگرمیاں ہیں۔

☆ حلقہ خواتین اور کمیشن کی رپورٹ میں فرق ہونا چاہیے۔

☆ کمیشن کے موضوعات میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن پر کام تو ہوا پر اس کے نتائج واضح نہیں ہو سکے۔ یہ بات بھی واضح نہیں ہے کہ کمیشن معاشرے پر کیا نتائج ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے یا کیا تاثر ڈالنا چاہتا ہے۔

☆ کسی تنظیم کو ابھارنے کے لیے اس کے اپنے Symbol ہونے چاہئیں، تا کہ اس کی پہچان نمایاں ہو سکے۔ ہم سال میں کئی دفعہ دوسروں کے بنائے ہوئے مخصوص ایام مناتے ہیں۔ ان کے پروگرامات میں شرکت کرتے ہیں پر ان دنوں کے حوالے سے ہمارے اپنے پاس کوئی لائحہ عمل کیوں نہیں ہوتا۔۔۔؟ دوسروں کو follow کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن کمیشن کے پاس اپنی واضح لائن موجود ہونی چاہیے۔ نیز انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے پاس اپنے بنائے ہوئے دن ہونے چاہئیں مثلاً یوم حضرت عائشہؓ وغیرہ جس میں ہم ایک مسلمان خاتون کے حقوق وفرائض کو رسولؐ کے معاملات اور ان کے بنائے ہوئے ارشادات کی روشنی میں نمایاں کر سکیں۔

☆ ہمارا کام اس قدر منظم اور مضبوط ہونا چاہیے کہ لوگ خود اس بات پر قائل ہو جائیں کہ ہمارا بتایا ہوا طریقہ ہی صحیح ہے۔

☆ الیکٹرانک میڈیا میں مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ڈراموں وغیرہ کے ذریعے ان پر نظر رکھ کر ان کا سدباب اور متبادل فراہمی۔

☆ ہمارا پروگرام اور اس کا طریقہ کار اس قدر واضح اور پرزور ہونا چاہیے کہ ہمیں کسی معذرت خواہانہ ردعمل کی ضرورت نہ پڑے۔

محترم عبدالغفار عزیز صاحب:

☆ کمیشن کے اہداف ومقاصد بطور کمیشن ہمیں focused رہنا ہوگا۔

☆ فیملی کے حوالے سے تشویش ہر شخص کو ہے لیکن اس کے لیے کام نظر نہیں آتا۔ مسلمان گھرانے کی تعمیر کے لیے بیرونی حلقے کی خواتین کو اپروچ کریں جن کا اور کسی جماعت سے تعلق نہ ہو۔ لیکن ان مسائل سے پریشان ہونے کی وجہ سے وہ کوئی بہتر حل چاہتی ہوں۔

☆ دو نوعیت کے کام ہو سکتے ہیں (1۔ سال کے شروع میں ہی وہ کام طے کر لئے جائیں جو ایک یا دو دفعہ پورے سال میں ہونے ہیں مثلاً اہم دن یا اہم واقعات (قیدیوں کے ساتھ یک جہتی، خواتین پر مظالم، ماں کے مقام وغیرہ) اس کے لیے ہم خاندانوں میں سالانہ کیلنڈر متعارف کروائیں جس میں روزانہ یا ماہانہ پیغام ہوں۔ (2 سال کے تمام منتخب ایام کی تیاری اس قدر بھرپور کریں کہ ہر طریقے میں لوگوں کو اسلامی طریقہ ہی بہترین لگے مثلاً عالمی یوم خواتین یا ماں کا عالمی دن جس میں خواتین کے حیاء/حجاب/مقام اس کے حقوق وفرائض کو اس طرح پیش کیا جائے کہ دنیا محسوس کرے کہ یہ اسلام پسندوں کا ہی دن ہے۔

☆ ایک کمیشن بنایا جائے جو دو سے تین افراد پر مشتمل ہو جو عالمی یوم حجاب کی منصوبہ بندی کرے۔ سب سے پہلا ٹارگٹ اسلامی تحریک کی خواتین

ہونی چاہئیں۔ان سے اپنے کام کوتسلیم کروانا اور سرگرمیوں کو پلان کرنا ضروری ہیں۔تشہیر اس قدر کی جائے کہ حجاب لوگوں کے ذہنوں میں بس جائے اور زبان زد عام ہو جائے۔

☆ سالانہ پلاننگ میں اس بات کو شامل کرلیں کہ ہفتہ وار یا روزانہ موبائل پر sms پوری کمیونٹی میں بھیجے جائیں۔

☆ دو سے تین خواتین کی ایک کمیٹی بنا دیں جو صرف خاندانی اقدار اور بچوں کی اسلامی طرز پر تربیت پر نظر رکھے۔سال میں دو سے تین مواقع ایسے رکھے جائیں جس میں پرائمری/انٹرمیڈیٹ بچوں کے لیے مختلف تدابیر پروگرامات رکھے جائیں۔

☆ خواتین میں عمومی طور پر پڑھنے کے شوق میں اضافہ ہوا ہے لیکن یہ مطالعہ اسلامی تعلیمات سے متصادم + بے معنی ہے۔خواتین کی خاندانی اقدار کے لئے مختلف رسائل پر اثر انداز ہوا جائے مثلاً بتول، نوائے وقت کے فیملی میگزین اور دیگر رسائل و میگزین کے مدیر اور تحریر لکھنے والوں سے رابطے رکھے جائیں۔اور یہ کام مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔ایک دو دفعہ سے کچھ نہیں ہوگا۔

محترم صفدر بشیر صاحب:

☆ کمیشن کے منصوبے میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے دائرے میں نہیں آتیں۔وہ کام جماعت اسلامی حلقہ خواتین اور الخدمت کر رہی ہیں۔مثلاً قدرتی آفات، گمشدہ افراد سے متاثرہ خواتین وغیرہ۔

☆ سروے نیٹ ورک اچھا منصوبہ ہے موضوعات شروع میں ہی طے کرلئے جائیں۔موضوعات تربیت اولاد، چائلڈ لیبر، بیوی اور شوہر کے حقوق وغیرہ۔

☆ عورت کے حقوق اور حرمت کے متعلق ضروری ہے کہ خواتین اینکر پرسن سے زیادہ سے زیادہ رابطے رکھے جائیں اور انھیں دلائل سے متاثر کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆ ٹی وی اشتہارات سے متعلق منظم کوشش کی ضرورت ہے۔ٹی وی کے ذمہ داران سے لے کر کمپنی مالکان تک سے رابطے کر کے زور دیا جائے کہ ایسے اشتہارات نہ بنائے جائیں جنہیں خاندان میں بیٹھ کر نہ دیکھا جا سکے۔

☆ اپنی خواتین اور اگلی نسل کو حکمرانوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلامی پروگرامات ترتیب دیئے جائیں۔بچوں کو گلیمز کے چنگل سے نکالا جائے۔نوجوان بچے اور بچیوں کے لئے منصوبے بنائے جائیں جن میں تقریری اور تحریری مقابلے شامل ہوں۔

☆ الیکشن کی بنیاد پر جو حلقے بنائے گئے ہیں ان میں خواتین کے لیے خصوصی پروگرامز بنائے جائیں۔

☆ نئی نسل کو سنوارنے کی ہر ممکن کوشش۔طلاق اور میراث پر کام کی ضرورت ہے۔

☆ Website ضرور بنالی جائے ساتھ اپنے کام کی تشہیر ضرور کریں۔

محترم سلیم منصور خالد صاحب:

- ☆ کمیشن کی سرگرمیوں میں تکرار نہیں ہونی چاہیے۔
- ☆ کمیشن ایک تحقیقی ادارہ ہے اسے ایسا ہی رہنا چاہیے۔
- ☆ کمیشن کو ہنگامی صورت حال سے کم سے کم متاثر ہونا چاہیے۔
- ☆ کام کا تسلسل رہنا چاہیے، پچھلے منصوبے کی بقایا چیزیں پوری کرنی چاہئیں۔
- ☆ کشمیری خواتین کو ترجیح اول دی جائے۔ اچانک آ جانے والے ابھار سے متاثر کشمیری خواتین اور بچوں کی صورت حال پر ریسرچ، اس سے متعلق لٹریچر + مکالمے میڈیا پر پروگرام کرنے والوں تک پہنچائے جائیں۔
- ☆ وراثت کے حوالے سے چند تحریروں/تقریروں سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کے لیے بیداری کی تحریک پیدا کرنی ہوگی۔
- ☆ اشتہاری کمپنیوں کے معاشرے پر اثرات کو Focus کر کے بچاؤ کی تدبیریں کرنی ہوں گی۔
- ☆ موبائل کا استعمال اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل پر سروے کر کے انھیں Highlight کیا جائے۔ یہ پورے معاشرے کی تبدیلی ہے اس پر کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔
- ☆ مہنگی + غیر معیاری تعلیم اس کے علاوہ پرائیویٹ اور سرکاری تعلیم ہر گھر کا مسئلہ ہے اس پر کام ہونا چاہیے۔
- ☆ 2/3 دفاتر کافی ہیں پشاور/کوئٹہ میں ضروری نہیں۔ اصل چیز تحقیق ہے وہ دو دفاتر میں بھی ہو سکتی ہے۔
- ☆ سماجی رویوں میں بہت تیز منفی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ انھیں مثبت رجحان دینے کی ضرورت ہے۔
- ☆ نیوز لیٹر میں ایسی چیزیں ہوں جو اور کہیں نہ آتی ہوں کچھ چیزیں Create کریں اور کچھ فضاء میں ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔

محترم سلمان عابد صاحب:

- ☆ کمیشن کی اصل تشریح علمی اور تحقیقی مواد پیش کرنا ہے۔
- ☆ پیمرا کے اندر Intellectual input ڈالیں۔
- ☆ ریسرچ کو پروموٹ کر کے مسائل نکالیں اور پالیسی میں ترجمہ کریں۔
- ☆ کمیشن کے وفد کی مختلف دائرے کار کے لوگوں اور با اثر افراد + رہنماؤں سے مسلسل رابطے۔ اب آپ کو پلاننگ اور Advocacy میں جانا چاہیے۔
- ☆ آپ کی پبلی کیشن اچھی ہے لیکن نیا Cadder پیدا کریں۔

☆ کمیونیکیشن اسٹریٹجی بڑھائیں۔حکومت میڈیا اورانٹرنیشنل سرکل میں روابط پیدا کریں۔رابطے چیک کر کے Support تلاش کریں۔
☆ پاکستان کے اندر خواتین کے ہر شعبہ کی پالیسی ہے۔اس کا جائزہ لیں اور متبادل پالیسی پیش کریں۔
☆ نیوز لیٹر خبروں پر Base ہوتا ہے۔دو صفحے خبریئت کے ہوں۔ایک صفحہ مواقع کا ہونا چاہیے۔جس میں مختلف کورسز+لیکچرز کے بارے میں معلومات ہوں۔
☆ خاندانی نظام میں ہمارا دیہی طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔اسے نظر انداز نہ کریں بلکہ اس کو بھی تحقیق کا حصہ بنائیں۔خاندانی نظام کی خرابیاں بھی واضح کی جائیں انھیں درست کرنا اہم ہے۔
☆ کمیشن کو خود مختار ہونا چاہیے۔

محترم عمر حیات سندھو صاحب:

☆ آسیہ بی بی کیس میں کمیشن کو آزادانہ رٹ کرنی چاہیے۔
☆ توہین رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی کے خلاف بھی رٹ دائر کریں۔اس میں کوئی ترمیم قابل قبول نہیں۔
☆ حدود آرڈی ننس ترمیم میں اعداد وشمار کے ساتھ کورٹ میں ان ترامیم کو واپس کئے جانے کی کوشش کی جائے۔
☆ ایجوکیشن سسٹم میں تبدیلی+ترامیم لائی جارہی ہیں ان کے خلاف طلباء اور طالبات کے ذریعہ تحریک چلائی جائے۔
☆ کمیشن کو جماعتی حلقے سے باہر بھرپور تعارف کی ضرورت ہے۔اس کے لئے مختلف leaflet وغیرہ نکالے جاسکتے ہیں۔جنہیں نیوز پیپر والوں کے ذریعے خواتین تک پہنچایا جاسکتا ہے۔
☆ اس کے علاوہ ماہانہ یا ہفتہ وار لیکچرز کا اہتمام مختلف فورمز پر کیا جائے۔جہاں اسلامی عورت کا اصل تعارف پیش کیا جائے۔
☆ سالانہ ایک انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد کیا جائے تا کہ دنیا بھر سے غیر معمولی ذہن مدعو ہوں اور کمیشن کے کام کو پھیلایا جاسکے۔
☆ کمیشن میں نئے لوگوں کو شامل کیا جائے اور انھیں ممبر بنا کر ان سے کام لیا جائے۔اس کے علاوہ خواتین میں اس بات کا شعور اجاگر کیا جائے کہ موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ سے بے حیائی کا رجحان کس طرح پیدا ہو رہا ہے اور اس کا سدباب کیا جائے۔
☆ کمیشن کی Website ہونی چاہیے تا کہ اسے دنیا میں پہچان ملے۔

محترم حافظ حسن مدنی صاحب:

☆ ہمارے اہداف کو مزید Focused ہونا چاہیے۔تا کہ لائحہ عمل اسی کے مطابق ہو۔
☆ تشخیص شدہ نکات کو معیاری ہونا چاہیے۔اس کے لئے Resource Person سے روابط ہونے چاہئیں۔

☆ علمی مواد موجود ہونا چاہیے تا کہ ریسورس پرسنز کو امدادی مواد کے ساتھ تحریر لکھنے کا کہا جا سکے۔
☆ رسائل ومیگزین میں معاونت کا حلقہ قائم کیا جائے۔
☆ جو مراکز خرابی کا باعث ہیں انھیں مسلسل مانیٹر کیا جائے تا کہ کمیشن اپنے کام کا تعین کا جا سکے۔اس کے علاوہ اخبارات میں شائع شدہ مواد پر نظر رکھی جائے۔
☆ عوامی اثر رسوخ بھی ہونا چاہیے۔جس کے لئے مخصوص کیسز پر اپنے کردار کو نمایاں کریں۔
☆ نیوز لیٹر مختصر ہو، ادارہ تحقیقات اسلامی کا نیوز لیٹر دیکھ لینا مفید ہوگا۔
☆۔محترم عطا اللہ صدیقی صاحب:
یہ کمیشن ابھی ابتدائی سطح پر ہے۔
دو چیزیں پڑھنے کی ضرورت ہے۔(1) ابتدائی تاریخ ویمن اینڈ فیملی کمیشن کے بارے میں۔ (2) تحریک نسواں کی تاریخ۔
کمیشن کے لئے تحریریں لکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔
میں اپنا مشورہ آپ کا مواد پڑھنے کے بعد دوں گا۔
ہمیں اس وقت زبانی نہیں بلکہ عملاً باطل شکنی کی ضرورت ہے۔
دعا حافظ محمد حسن مدنی صاحب نے کروائی۔10:5 پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی)
صدر وویمن اینڈ فیملی کمیشن

سفارشات

ویمن اینڈ فیملی کمیشن

جماعت اسلامی پاکستان

ویمن اینڈ فیملی کمیشن خواتین کے حقوق کے حصول کے لئے پاکستان کے موجودہ معاشرتی حالات میں درپیش مسائل کے حل کے لئے عملاً جدوجہد کررہا ہے۔اس کا مقصد عورت کے عزت ووقار کا تحفظ، ماں کے کرداراور معاشرے میں بچیوں کے مقام کی بحالی ہے۔اسلام میں عورت کو دیئے گئے حقوق ملکیت اور وراثت اور کفالت کا معاشرے میں شعوراجاگر کرنا اوران کے حصول کے لئے عملاً کوشش کرنا ہے۔

ویمن اینڈ فیملی کمیشن کا مقصد عورت کی حیثیت وحقوق کا متاثر کرنے والے غلط رسوم ورواج کے خاتمے کی جدوجہد کرنا ہے۔مثلاً جہیز، وٹہ سٹہ، جبری نکاح، قرآن سے شادی، ونی، کاروکاری اور سورہ کی رسم۔یہ کمیشن دورجدید کے مسائل اور مسلمان عورت کے بارے میں پیدا شدہ شبہات کا ازالہ کرتا ہے اور عورت کے سماجی، معاشی، معاشرتی، قانونی، تعلیمی اور طبی حقوق کی فراہمی کے واضح لائحہ عمل کا تعین کرنا اور اپنی آواز کو پالیسی ساز اداروں تک پہنچانے کا عزم کرتا ہے۔

ویمن اینڈ فیملی کمیشن سفارش کرتا ہے کہ:

☆ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق عطا کئے ہیں انھیں لازماًادا کیا جائے اور غیر مسلم معاشروں کی تقلید سے دور رہا جائے۔

☆ خواتین کے مسائل اور تشدد کی کیفیات کے صحیح ادراک کے لئے پاکستانی حکومت اپنے معتبر اداروں سے خود سروے کرائے تا کہ پاکستانی عورت کے مسائل بھی حل ہوں۔

☆ پاکستان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کا تدارک ہو سکے اور پاکستان کی بہتر صورت حال دنیا کے سامنے پیش کی جا سکے۔اس کے علاوہ ویمن اینڈ فیملی کمیشن سفارش کرتا ہے کہ:

عورت اور رسم ورواج:

☆ کمیشن ایسی تمام رسومات کی مذمت کرتا ہے جو خلاف اسلام ہیں اور عورت کیلئے نقصان دہ ہیں۔مثلاً کاروکاری، غیرت کے نام پر قتل ہوئی، سورہ پیام، ولور، بدلے کی شادی وغیرہ وغیرہ ان کا خاتمہ کیا جائے۔

☆ غیرت کے نام پر قتل کو قتل عمد سمجھا جائے اوراس قتل پر عمد کی دفعات لاگو کی جائیں۔

☆ وٹہ سٹہ کی شادیوں سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں عوام میں شعوراجاگر کیا جائے اور معاشرتی طور پر اس کے اصلاح کی کوشش کی جائے۔

☆ بدل صلح میں بچیوں کو دینے کی سختی سے روک تھام کی جائے۔
☆ حسبہ بل میں صلح کی شق پر عمل درآمد کی کوشش کی جائے۔ حسبہ بل آرٹیکل 23 کی شق نمبر 14 میں غیر اسلامی معاشرتی رسم ورواج کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔((17 غیر اسلامی رسومات جن سے خواتین کے حقوق متاثر ہوں خصوصاً غیرت کے نام پر قتل کے خلاف قدم اٹھانا، میراث میں خواتین کو محروم رکھنے کا سدباب رسم وسورہ کا تدارک کروانا اور خواتین کے شرعی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنانا (اس آرٹیکل کی 25 شقیں ہیں جن میں معاشرتی اصلاح کا بہترین پروگرام موجود ہے)۔
☆ دیہی اور معاشرتی لحاظ سے پسماندہ علاقوں میں مساجد کے آئمہ اور خطیبوں کے ذریعے عوام میں خواتین کے مقام ومرتبہ اور حقوق کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے۔

عورت اور صحت:

☆ عورت اور بچوں کی نشوونما سے متعلق ادویات وغذا کو مختلف حکومتی اداروں کے ذریعے سے نچلی سطح تک پہنچایا جائے۔
☆ عورتوں اور بچوں کے لئے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ صاف پانی کی قیمتوں کی کمی کی جائے۔
☆ مانع حمل ادویات کے عورت کی صحت پر نقصانات سے عورت کو آگاہ کیا جائے۔
☆ جعلی ادویات کے خاتمے کے لئے قانون سازی کی جائے اور سختی سے نوٹس لیا جائے۔
☆ زچہ اور بچہ امراض سے متعلق ادویات کی قیمتوں میں کمی کی جائے۔
☆ سرکاری ہسپتالوں میں موجود قائم میڈیکل اسٹور پر ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور خرد برد کا نوٹس لیا جائے۔
☆ پاکستان میں نافذ العمل اسقاط حمل کے قانون کی پہلی شق میں لفظ ''انتہائی ضروری علاج'' کی صحیح طور پر اور مکمل وضاحت ضروری ہے کہ ماہرین کے مطابق انتہائی ضروری علاج میں کون کون سے امراض اور حالات شامل ہیں۔
☆ پاکستان میں ایسے تحقیقی ادارے قائم کیئے جائیں جو اپنے ملک میں ہونے والے اسقاط کے واقعات، وجوہات اور پیچیدگیوں پر تفصیلی سروے اکٹھا کریں اور پھر اس کی روشنی میں مسائل کا سدباب ایمانداری سے کیا جائے۔
☆ جن عورتوں کا اسقاط سخت محنت ومشقت اور ذہنی پریشانیوں کی وجہ سے ہوجاتا ہے ان کے لئے فلاحی اور مشاورتی سینٹر قائم کئے جائیں جو اپنے ذرائع سے ان کی پریشانیوں کو حل کریں اور ان کا بوجھ ہلکا کریں۔
☆ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اسقاط کے قانون کے سختی سے نفاذ کے لئے پرخلوص کوششیں کی جائیں اس کے لئے خواتین پولیس اور خواتین تفتیشی عملہ مختص کیا جائے۔
☆ جو لوگ عورتوں کا زبردستی اسقاط کروادیتے ہیں ان کو بھی اس جرم کی قابل عبرت سزا دی جائے۔

عورت اور خاندان:

☆ خاندان معاشرے کو بہترین افراد فراہم کرنے کا ادارہ ہے، اس ادارے کی مضبوطی کے لئے تمام عوامل کو استعمال کیا جائے۔

☆ مردوں کو خاندان کی کفالت کا پابند کیا جائے۔

☆ جن عورتوں کے کفیل موجود نہ ہوں ان کی کفالت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ بے سہارا خواتین کی کفالت کی جائے اور ان کے وظیفے مقرر کئے جائیں۔

☆ طلاق معاشرتی ضابطوں میں بہت حساس ضابطہ ہے اور اللہ نے قرآن وسنت میں اس کے لئے جو طریقہ طے کر دیا ہے اس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں اس کا احترام کیا جائے۔

☆ حکومت خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے معروضی حالات کی روشنی میں کوئی بھی قانون سازی کر سکتی ہے، بشرطیکہ وہ اسلام سے متصادم نہ ہوں۔

☆ سفارشات مسلمان عورتوں کے جذبات ومسائل کو سامنے رکھ کر دی جائیں اور ان کے مسائل کے حقیقی حل کی طرف توجہ دی جائے مثلاً:

1) طلاق دینے والے مردوں کو اپنے بچوں کی کفالت کا پابند کیا جائے، ان کی تعلیم اور دوسرے اخراجات حکومت عدالت کے ذریعے دلوائے۔ دستور میں موجود حقوق کو یقینی بنیا جائے۔

☆ پہلی طلاق کی رجسٹریشن سے نقصان عورت کا ہے مرد کا نہیں۔ اس لئے پہلی طلاق کی رجسٹریشن کے بجائے عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے اور عدالت کی طرف سے سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔

☆ طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح پر قابو پانے کے لئے میڈیا کے ذریعے عائلی زندگی کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ٹاک شوز کے موضوعات پر توجہ دی جائے۔

عورت اور تکریم:

☆ سائن بورڈ پر عورت کی تحقیر کو بند کیا جائے اس سے عام عورت کی تکریم متاثر ہوتی ہے۔

☆ عورت کے لئے علیحدہ ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے اور پبلک ٹرانسپورٹ میں عورت کے لئے علیحدہ انتظام کو یقینی بنایا جائے، جو ٹرانسپورٹرز اس کی خلاف ورزی کریں ان پر جرمانہ کیا جائے۔

☆ خواتین کی عزت وتکریم کو یقینی بنایا جائے۔

☆ میڈیا میں عورت کا بے سہارا استعمال بند کیا جائے۔

☆ اسلامی شعائر کا مذاق اڑانا بند کیا جائے اور اس کے لئے قانون سازی کی جائے۔

☆ عورت کو آزادی کے نام پر الجھایا نہ جائے بلکہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عورت کی اصل ذمہ داریوں کو اجاگر کرنے کا کام کیا جائے تاکہ عورت کو بھٹکنے سے بچایا جائے یہ عورت کا حق ہے۔

☆ حقوق کے نام پر عورت کے بوجھ میں اضافہ نہ کیا جائے۔

☆ طلباء کے ساتھ ساتھ طالبات کی تعلیم وتربیت کی بھی ضرورت ہے ایک ماں کے بیٹی ہو یا بیٹا دونوں کی تعلیم وتربیت یکساں ہوں۔

☆ محسن نسوانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والے ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں۔

عورت اور ملازمت:

☆ جائے ملازمت پر عورتوں کے اوقات کار میں کمی کی جائے اور ان کو رات گئے ڈیوٹی کا پابند نہ کیا جائے۔

☆ جائے ملازمت پر خواتین کے لئے علیحدہ کامن روم اور واش روم کا انتظام کیا جائے۔

☆ ٹیلی فون کالز کے ذریعے خواتین کو ہراساں کرنے کا نوٹس لیا جائے اور اس کا ازالہ کیا جائے۔

☆ مہنگائی نے عورت کو بری طرح متاثر کیا ہے اگر قیمتوں میں کمی نہ کی گئی تو عورت کو حقیقی سکون کبھی میسر نہ آسکے گا۔

☆ ملازمت کرنے والی خواتین اگر اپنے چھوٹے بچوں کی وجہ سے چھٹی پر جانا چاہیں تو انھیں ملازمت چھوڑ جانے پر مجبور نہ کیا جائے۔

عورت اور قانون:

☆ فیملی کورٹس میں اضافہ کیا جائے۔

☆ خواتین میڈیکولیگل آفیسر کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ زیادتی کا شکار خواتین کو اپنے مسائل آگاہ کرنے میں عار نہ ہو۔

☆ خواتین قیدیوں کے لئے خواتین جیل، خواتین پولیس آفیسرز اور خواتین مجسٹریٹ ہونی چاہیے۔

☆ طویل المیعاد قیدیوں کے لئے دینی، معاشرتی اور معاشی سہارا دینا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

رپورٹ 2011ء

سیمینار 22 مارچ 2011ء

”پاکستانی عورت اور موجودہ ملکی صورتحال“

”پاکستانی عورت اور موجودہ ملکی صورتحال“

۱۔ سیمینار ۲۲ مارچ ”پاکستان عورت اور موجودہ ملکی صورتحال“
مہمان خواتین: ڈاکٹر کوثر فردوس، ثمینہ سعید، سمیعہ حنان، فاطمہ اور کزئی، عطیہ نثار، آمنہ مسعود جنجوعہ۔
۲۔ متاثرہ خواتین: ڈمہ ڈولا میں ڈرون حملوں کی شکار متاثرہ خواتین، گران بی بی، صابر جان۔
۳۔ 26 مارچ ”دہشت گردی کے خلاف جنگ اور خواتین“
۴۔ عالمی یومِ خواتین پر کراچی میں ڈسکشن فورم ”عورت کے تحفظ میں تحفظ نسواں ایکٹ کا کردار“
مہمان خواتین: بیرسٹر شاہدہ جمیل، ڈاکٹر سعیدہ ملک، ڈاکٹر شاہدہ وزارت: ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی، صحافی رضیہ سلطانہ
پروڈیوسر حمیرا موٹالہ، مسرت اکرم (سائبان NGOs)۔
۵۔ ملتان اور خانیوال میں خواتین کے پروگراموں میں شرکت۔

عورت اور خاندان کے حوالے سے اہم معلومات:

۱۔ میڈیا، طلاق، حلالہ اور جہیز کے حوالے سے گمراہ کن پراپیگنڈہ کر رہا ہے۔
۲۔ اقوام متحدہ میں عورتوں کے لئے الگ ونگ کا قیام، پاکستان اس میں ممبر منتخب ہوا ہے۔
۳۔ میڈیا پر عورت، مرد کا اختلاط حدوں کو پھلانگ رہا ہے۔
۴۔ لباس میں ستر وحجاب کا کوئی خیال نہیں رکھا جا رہا۔
۵۔ موبائل فون کے اشتہارات میں حدود کی پامالی۔
۶۔ ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں کراچی میں مخرب اخلاق فیشن شو کا انعقاد کسی نے بھی احتجاج نہ کیا، اس پر ”انصار عباسی“ کا کالم۔
۷۔ جینڈر پالیسی اور عورت کے معاشرتی کردار کے بارے میں اپنے مؤقف کو اجاگر کرنے کے لیے رہنما خطوط تیار کئے گئے۔
۸۔ ناموسِ رسول ﷺ کی مجرمہ آسیہ مسیح ملعونہ کے بارے میں معلومات کا حصول۔
۹۔ مختلف NGOs کی خواتین کے بارے میں رپورٹس کا حصول۔

۱۰۔ عالمی یومِ خواتین پر اس دفعہ معمول سے زیاد گہما گہمی رہی، ماں کے کردار اور خاندان کے استحکام پر بھی زور دیا گیا۔
۱۱۔ سرکاری ملازمتوں میں عورتوں کی طرف سے کمی کا رجحان ہے (روزنامہ جنگ)
۱۲۔ برطانیہ کا Fertillity rate (مقامی افراد کا) اسقدر گر گیا ہے کہ اب انہوں نے ناجائز بچوں کی بھی پیدائش اور بحفاظت نگرانی و تربیت پر زور دیا ہے۔
۱۳۔ 11 اپریل 2011ء سے فرانس میں نقاب پر پابندی کا قانون لاگو ہو گیا ہے۔
۱۴۔ Newsweek رسالے میں پاکستان کی 100 اہم خواتین میں صدر کمیشن ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی کی نامزدگی۔
۱۵۔ صدر کمیشن ڈاکٹر سمیحہ راحیل کو 2011ء میں PH.D کی ڈگری ایوارڈ ہوئی۔

الأمين العام للاتحاد النسائي
Pakistan

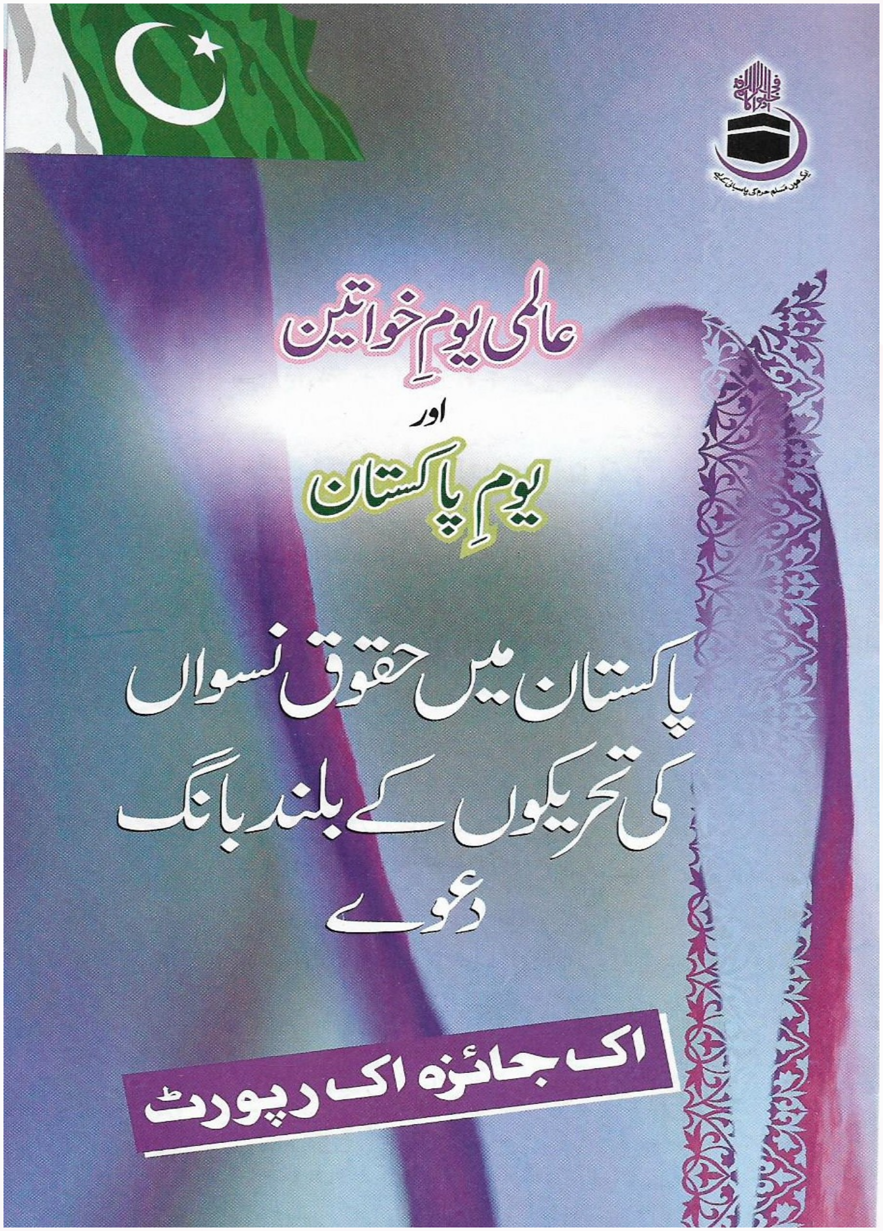

عالمی یومِ خواتین
اور
یومِ پاکستان
پاکستان میں حقوق نسواں
کی تحریکوں کے بلند بانگ
دعوے
اک جائزہ اک رپورٹ

رپورٹ 2012ء

رپورٹ 2012ء

۱۔ عالمی یومِ خواتین پر سرگرمیوں کی پلاننگ کی گئی۔
اضلاع کو عالمی یوم خواتین پر سرگرمیوں کی ہدایت جاری کردی جائیں۔

۲۔ کراچی میں ایک سیمینار رکھا گیا مگر ہنگاموں کی وجہ سے نہ ہوسکا۔

۳۔ مشاورتی کونسل کا قیام، معاشرے کے مؤثر افراد کو سال میں ایک دفعہ بلا کر ان سے راہنمائی کی جاتی ہے۔

۴۔ عورت کے بارے میں لٹریچر معاشرے کے مؤثر طبقات تک پہنچایا جارہا ہے مگر وسائل کی کمی کے باعث ہمارا زیادہ تعداد میں لٹریچر طبع نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے ہمارے اپنے حلقے بھی اس سے پوری طرح متعارف نہیں ہیں۔

۵۔ ماں کی اہمیت اور خواتین کے عالمی دن پر مسلمان عورت کا نقطہ نظر پہنچانے کے لئے پرنٹ الیکٹرانک میڈیا پر اپنے مؤقف کا اظہار کیا گیا ہے۔

۶۔ فلاح خاندان پروجیکٹ کے تحت خواتین کی اہم مسائل پر تربیت وتزکیہ، رشتہ ناطوں، میرج کونسلنگ، تربیت اولاد، گھریلو جھگڑوں کا حل جیسے امور پر کام جاری ہے۔

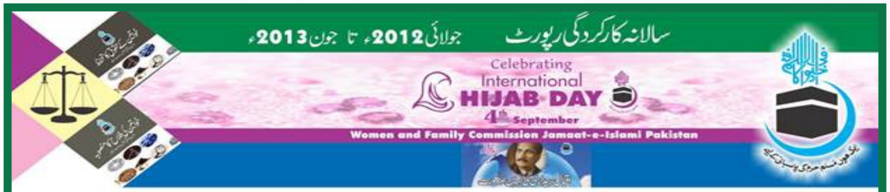
Celebrating
International
HIJAB DAY
4th September
Women and Family Commission Jamaat-e-Islami Pakistan

How to Communicate?
فن گفتگو ...... فن ابلاغ

اقبال، بیداری کی لہریں اور عورت

HIJAB IS MY RIGHT AND PRIDE

خواتین کے حقوق کا تحفظ

خواتین کی فلاح کا منصوبہ

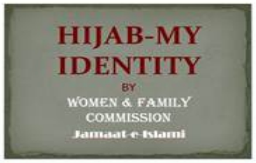
HIJAB-MY
IDENTITY
BY
WOMEN & FAMILY
COMMISSION
Jamaat-e-Islami

عورت نسلِ نو کی معمار

اقبال کا نوجوان

عورت نے ہر دور میں قوموں کو سنوارا
DR. SAMIHA RAHEEL QAZI

Use of Media
for
Daa'wa and Tarbiya

بچے کی تربیت میں مدرسہ کا کردار

اسلام کا خاندانی نظام
اور
عصری تہذیبی چیلنجز
WOMEN AND FAMILY COMMISSION

DR. SAMIA RAHEEL QAZI
Role and Status
of Women:
Gender Issues
Women
Empowerment

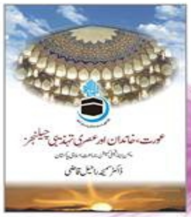
عورت، خاندان اور عصری تہذیبی چیلنجز

11

رپورٹ 2013ء

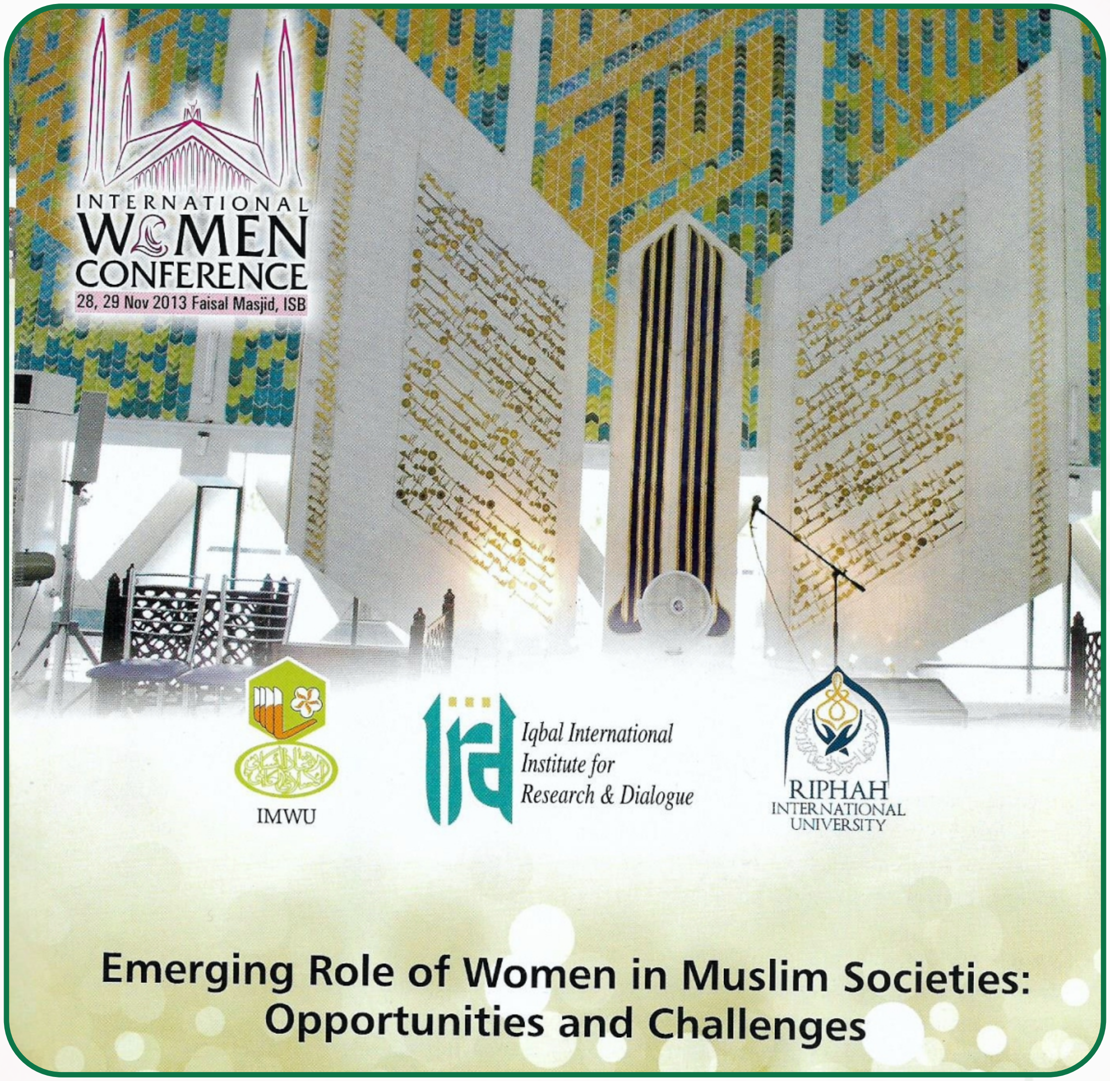
INTERNATIONAL
WOMEN
CONFERENCE
28, 29 Nov 2013 Faisal Masjid, ISB
IMWU
Iqbal International
Institute for
Research & Dialogue
RIPHAH
INTERNATIONAL
UNIVERSITY
Emerging Role of Women in Muslim Societies:
Opportunities and Challenges

" Emerging Role of Women in Muslim Socities"

With the joint collabration of IMWU, Riphah International University and International Islamic University Islamabad

arranged an international Conference on the topic:

" Emerging Role of Women in Muslim Socities : Opportunities and Challenges"

- 55 international delegates participated in this conference and 50 papers were submitted.

امت مسلمہ اپنی تاریخ کے انتہائی نازک اور کڑوے دور سے گزر رہی ہے لیکن ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہمیں دنیا میں عروج تبھی ملا جب ہماری عورت اپنے کلیدی کردار کو بخوبی انجام دے رہی تھی اور نسل نو کی تربیت کے محاذ پر ڈٹی ہوئی تھی۔ تب ہماری تاریخ بھی فروزاں تھی اور جغرافیہ بھی پھیل رہا تھا۔ آج معاشروں میں بگاڑ کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ عورت کے کردار میں واضح تبدیلی کے اثرات سے خاندان کا ادارہ انحطاط پذیر ہے۔ مغرب اس تجربے سے گزر چکا ہے اور وہاں خاندان کی بربادی نے جو حالات پیدا کر دیئے ہیں ان سے پریشان ہو کر دانشوروں کی ایک بڑی تعداد نکاح اور خاندان کی بازیافت کی طرف مائل ہے۔

ہمارا مسئلہ یہ بھی ہے کہ مسلمان عورت کے کردار کی وضاحت میں مسلمان معاشرے، علماء اور دانشوروں نے پہلوتہی کی ہے اور اس سلسلے میں افراط و تفریط پر مبنی رویوں کا اظہار کیا ہے، ہماری یہی کوتاہی اس بات کی وجہ بنی ہے کہ آج جدید دنیا کے ذرائع ابلاغ مسلمان عورت کی حثیت، کردار اور اس کے بنیادی حقوق کے بارے میں گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ آج امت مسلمہ بلعموم اور عورت بلخصوص ایک فیصلہ کن دوراہے پر کھڑی ہے۔ ایک طرف مغربی تہذیب و ثقافت ہے جو وقت کی بہترین ٹیکنالوجی کے بل پر ہمیں دین سے بیگانہ کر کے اپنے سانچے میں ڈھال لینا چاہتا ہے تو دوسری طرف قدامت اور روایت کے علمبردار، رسوم ورواج اور معاشرتی و قبائلی روایات پر کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں اور وقت کے حقیقی تقاضوں سے صرف نظر کر رہے ہیں۔ ایسے وقت میں مسلمان خواتین کی ایک بین الاقوامی کانفرنس کے لئے اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا انتخاب ہوا۔

اس کانفرنس کا نعقاد اسلام آباد کے خوبصورت شہر کی عظیم الشان تاریخی فیصل مسجد کے خوبصورت قائداعظم آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی کے نائب صدر ڈاکٹر ممتاز احمد اور ویمن کمیشن کی انچارج ڈاکٹر زیتون کی مشفقانہ سرپرستی کی وجہ سے ہم عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس جس کا عنوان تھا Emerging Role of women in Muslim Socities۔ اس کانفرنس میں ہمارے ساتھ بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ رفاہ یونیورسٹی بھی شریک کار رہی اور ڈاکٹر انیس احمد صاحب اور محترم حسن خان صاحب بھی اپنی پوری ٹیم کے ساتھ

قدم بہ قدم موجود رہے۔
اللہ کے فضل واحسان سے ان پرآشوب حالات میں جب پوری دنیا میں عورت کے حوالے سے پاکستان کو بدنام کیا جارہا ہے۔اس عظیم الشان کانفرنس میں 22 ممالک سے 58 وفود نے شرکت کی۔جس میں 50 سے زائد مقالے دنیا کی مشہور زبانوں میں موصول ہوئے اور اس میں سے منتخب مقالے پڑھے گئے۔یہ ہماری کانفرنس کی بہت بڑی کامیابی ہے۔
درج ذیل ممالک سے یہ وفود تشریف لائے:

نام شرکاء:

۱۔ اُستادہ سعاد الفاتح	۲۔ ڈاکٹر مظاہر محمد احمد عثمان	۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد زکریا البشیر الامام	۴۔ ڈاکٹر احسان البغشاوی
۵۔ ڈاکٹر عائشہ ابغشاوی	۶۔ رابعہ صادق	۷۔ درغم نادیہ	۸۔ اصلی کراکا
۹۔ پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ لبیس	۱۰۔ فاطمہ احمد موسیٰ فرحان	۱۱۔ خدیجہ۔ایم اے سیرو	۱۲۔ ہیام محمد احمد عبد العرس
۱۳۔ میزون ایوب	۱۴۔ سیتی عائشہ آلحق	۱۵۔ عائدہ یوسف	۱۶۔ سیتی فریدہ عبد الصمد
۱۷۔ فوزیہ مجید	۱۸۔ ڈاکٹر سیتی ماریہ محمود	۱۹۔ ازدین سومیز	۲۰۔ صالحہ بیکتاس
۲۱۔ ہادیہ خلیج	۲۲۔ ایمنے اوزلک	۲۳۔ ایمنے یلماز	۲۴۔ النور بریام
۲۵۔ ھدی کایا	۲۶۔ ڈاکٹر رجا جمیلہ	۲۷۔ سینیٹر ممتاز محمد ناوی	۲۸۔ محمد سلیمان بن یاسین
۲۹۔ زینب تقی	۳۰۔ فاطمہ زہرا	۳۱۔ عزیزہ البقائی	۳۲۔ سمیہ شال
۳۳۔ شیمہ شال	۳۴۔ مشنا لڈمیا	۳۵۔ تنزیلہ ابوبکر	۳۶۔ ڈاکٹر نصیحہ امین

سفارشات:
اس سیشن کے آخر میں کانگرس کے شرکاء کی طرف سے سفارشات بھی پیش کی گئیں جو کہ کانفرنس کے اعلامیے کی صورت میں پیش کی گئی۔
سفارشات کے بعد سب شرکاء میں کانفرنس کے سوونیئر تقسیم کیے گئے۔شرکاء نے ان پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ان پر فیصل مسجد کے اندرونی ہال کے خوبصورت محراب کی تصویر نقش تھی جو کہ ہماری ثقافت کا ایک بہترین نمونہ ہے۔
سیمینار امت اور میڈیا چیلنجز:
اگلے دن ملائیشیا کی پارلیمنٹرین ڈاکٹر سیتی ماریا کے زیر قیادت میڈیا چیلنجز اور اتحاد امت کے عنوان سے سیمینار منعقد ہوا۔جس میں شام کی مشہور میڈیا پرسن محترمہ رفیدہ الحبش نے میڈیا کے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے انتہائی مؤثر پروگرام پیش کیا اور کہا کہ دور جدید میڈیا کا دور ہے اور ہمیں شتر مرغ کی طرح آنکھیں بند نہیں کرنی بلکہ اس کا مقابلہ کرنا ہے۔باخبر دماغ کے ساتھ جدید وسائل کو استعمال کر کے عورت اپنی صلاحیتوں سے اپنی قوم اور

تہذیب کو غالب کرنے میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہے۔ یمن سے صحافی ڈاکٹر نبیلہ نے عربی میں اپنا مقالہ پیش کیا۔ ارض فلسطین سے محترمہ عفت الجابری نے دلسوزی سے مسئلہ فلسطین کی طرف توجہ دلائی کہ یہ صرف ہمارا نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر سیتی ماریہ اور ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے بھی اپنے مختصر خطابات میں اتحاد امت اور میڈیا میں اپنا کردار نبھانے کی اہمیت پر زور دیا۔

کشمیر سیشن:

کانفرنس کا آخری سیشن اسلام آباد کے کشمیر ہاؤس میں تھا۔ وہاں پر کشمیری قیادت مقبوضہ کشمیر سے تولق رکھنے والی شمیمہ شال کی راہنمائی میں دیدۂ ودل فرش راہ کیے ہوئے تھے۔ وہاں پر کانفرنس کی ممبر خواتین پہنچیں تو انہیں ایک دستاویزی فلم کی صورت میں مسئلہ کشمیر کی تاریخ اور وہاں پر جاری ظلم وستم سے آگاہ کیا گیا۔ شام، فلسطین اور انڈونیشیا نمائندہ محترمہ نبیلہ لبیس جن کا تعلق مصر سے ہے اور شادی انڈونیشیا میں ہوئی، ان نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ محترمہ سینیٹر ریٹائرڈ کیپٹن ڈاکٹر کوثر فردوس نے کشمیر کو اپنی شہ رگ قرار دینے کا قائداعظم کا قول دہرادیا کہ ہم ان شاء اللہ دل وجان سے کشمیری تحریک کے ساتھ ہیں اور اقوام متحدہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کروائے۔

میں نے سفارشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں اس جماعت اور اس خاندان کا فرد ہوں جو مسئلہ کشمیر کو حل کرانا اپنا فرض اولین سمجھتی ہے۔ 5 فروری یوم کشمیر اہل کشمیر سے محبت کی یادگار کے طور پر ہماری یاد آپ کو دلاتا رہے گا۔ محترمہ شمیمہ شال کو کشمیر کی آزادی کی تحریک میں تاریخی جدوجہد کے اعتراف کے طور پر پاکستان سے سینیٹر ریٹائرڈ کیپٹن ڈاکٹر کوثر فردوس نے شیلڈ پیش کی اور بہت ہی محبت کے ساتھ کشمیر ہاؤس میں ظہرانے کے ساتھ اس جنرل کانگرس کی تقریبات کا اختتام ہوا۔ اس عزم کے ساتھ کہ ہمیں مسائل کے لیے متحد ہونا پڑے گا۔ معاشرے میں ابھرتا ہوا کردار ہم اپنے جغرافیے کی حفاظت کر پائیں۔ تعلیم حضور نبیؐ کا بنیادی فریضہ اور میراث ہے جو انہوں نے ہمارے لیے چھوڑا ہے مگر دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ہماری کوئی دانش گاہ نہیں ہے۔ ناخواندگی ہمارا بڑا مسئلہ اور کمزوری ہے۔ اس جرم ضعیفی سے نجات حاصل کرنی ہے۔ ہمیں عالمی اخوت ورواداری کا پیغام لے کر ہر انسان تک پہنچنا ہے۔ چاہے وہ کوئی بھی ہے اور کہیں کا بھی ہے۔ ہمیں من القلب الی القلب یعنی دوسروں کے دلوں تک پہنچنے کے لیے اپنے دل سے سفر آغاز کرنا ہے تاکہ ہم دنیا تک اسلام کا صحیح پیغام اور اس کا روشن چہرہ پہنچا سکیں۔

ساتھیو آؤ حیات جاوداں پیدا کریں
اک زمیں پیدا کریں اک آسماں پیدا کریں

اور اقبال کی زبانی:

بیا تا کار امت بسا زیم
قمار زندگی مردانہ بازیم

آؤ کہ اس امت کی بگڑی بنادیں اور اس کے لیے اپنی زندگیاں داؤ پر لگا دیں۔

پریس کانفرنس

حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان

مورخہ 7 مارچ 2013ء، بمقام پریس کلب، لاہور

لیاقت بلوچ صاحب سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان، ڈاکٹر رخسانہ جبین صاحبہ سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان
عافیہ سرور صاحبہ، اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین، ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی، صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن

پاکستان میں ہر سال خواتین کا عالمی دن پوری دنیا سے زیادہ جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ عورت کی ترقی کے لیے بلند بانگ دعوے ہوتے ہیں اور کچھ سرکاری اور نیم سرکاری ادارے اور کچھ سوداگر این جی اوز سول سوسائٹی کے نام پر ائیر کنڈیشنڈ ہالوں میں کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کر لیتے ہیں۔ اخبارات میں بھرپور کوریج ہو جاتی ہے۔ اعداد وشمار شائع ہو جاتے ہیں۔ پھر پاکستان میں بھرپور دن منانے کی رپورٹس اپنے متعلقہ ڈونرا یجنسیز کو بھیج دی جاتی ہیں اور یہ قصہ ختم ہو جاتا ہے۔ باقی سال کے 364 دن وہی عورت، اس کی پس ماندگی اور محرومیت کسی چیز میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔
جماعت اسلامی کا حلقہ خواتین وطن عزیز کا وہ منظم ترین گروہ ہے جو سارا سال اپنی خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرمیاں منعقد کرتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں ماہر خواتین کی مدد سے وہ سیاسی، تربیتی اور خدمتی کاموں میں اپنا فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس عالمی یوم خواتین کے موقع پر بھی تمام سیاسی جماعتوں سے آگے بڑھ کر انہوں نے خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے خواتین کے حقوق کا چارٹر اور خواتین کی فلاح کا تفصیلی منصوبہ پیش کیا ہے تاکہ انتخابات سے پہلے ہم عوام کو خواتین کے لیے اپنے منشور کی آگاہی دے دیں۔
جماعت اسلامی پاکستان وہ واحد دینی و سیاسی جماعت ہے جس میں جمہوریت کی روایت بڑی مضبوط ہے۔ ہماری تنظیم کی مضبوطی اور قوت کا سارا انحصار ہمارے مخلص کارکنان ہیں اور بڑے تسلسل کے ساتھ انتخابات کا ہونا ہے۔ ہماری پوری تاریخ میں ہر سطح کے انتخابات بڑی باقاعدگی سے ہوتے ہیں اور ان انتخابات میں نہ کوئی امیدوار ہوتا ہے نہ کنویسنگ ہوتی ہے۔ نہ کسی کو انتخابی نتائج پر عدم اطمینان ہوتا ہے نہ کوئی انتخابی عذرداری دائر ہوتی ہے حالانکہ انتخابی ٹربیونل قائم اور موجود ہوتا ہے۔ ارکان اکثریتی رائے سے اور اپنی آزادانہ رائے کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ذمہ داران کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس کے تحت جماعت اسلامی پاکستان کے ایک امیر کے تحت 2 متوازی دائروں میں حلقہ خواتین اور مردانہ نظم کام کرتے ہیں۔
جماعت اسلامی کے مختلف مناصب پر اور ہر سطح کے مشاورتی فورمز میں معاشرے کے ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والی خواتین موجود ہیں جو اپنے پیشے میں

ماہراوراپنے میدانوں میں ممتاز مقام رکھتی ہیں۔ان میں ڈاکٹرز، ماہرین تعلیم، وکلاء، ادیب، آرکیٹکٹ اورانسانی حقوق کے لئے جدوجہد کرنے والی خواتین شامل ہیں۔

جماعت اسلامی وہ منظم سیاسی جماعت ہے جوزندگی کے ہرگوشے میں عورتوں کی اپنی دینی معاشرتی وروایتی اقدار کی حفاظت کرتے ہوئے میدان عمل میں مصروف ہے۔

☆ ہمارا بنیادی کام دعوت الی اللہ ہے۔ ہمارے ارکان و کارکنان ہمہ وقت اس کام میں مصروف رہتے ہیں۔شہروں میں، گلی محلوں کے اندوفہم قرآن وحدیث کی کلاسز ہزاروں کی تعداد میں قائم ہیں۔جہاں لاکھوں خواتین دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ہم نے زندگی کے ہرطبقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین کومخاطب کرنے کی کوشش کی ہے۔

☆ جامعۃ المحصنات کے تحت ملک بھر میں ماڈل مدرسے قائم کئے گئے۔جن سے ہزاروں طالبات مستفید ہوکر دینی و دنیاوی علوم سے بہرہ ورہوتی ہیں۔تمام بڑے شہروں، اندرون سندھ، پنجاب، سرحداور بلوچستان میں جامعات قائم ہیں گیارہ بڑی جامعات اور متعددذیلی جامعات شہروں اوردیہات میں کام کررہی ہیں۔

☆ ملک بھر میں قرآن انسٹی ٹیوٹ کھولے گئے ہیں۔جن میں قرآن پاک ترجمہ وتفسیر کے ساتھ، حدیث اوردینی لٹریچرمختصر نصاب پڑھایا جاتا ہے اورگرمیوں کی چھٹیوں میں شارٹ کورسز کرائے جاتے ہیں۔

☆ شعبہ اطفال کے تحت ماؤں کے ساتھ بچیوں اور بچوں کی تربیت کا کام کیا جاتا ہے۔

☆ کمیونٹی اسکولز کے تحت گلیوں میں آوارہ پھرنے والے بچوں کومعاشرے کا کارآمد فرد بنایا جارہا ہے۔ہمارے ملک بھر میں 130 کمیونٹی اسکولز میں تقریباً15 ہزار بچے زیر تعلیم ہیں۔

☆ ہماراالخدمت کا وسیع نیٹ ورک عورت کی فلاح وبہبود کے مختلف منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہے۔دیہی عورت کی سہولت کے لئے میٹھے پانی کے کنوؤں کی کھدائی ہو یا کاٹیج انڈسٹری میں معاونت۔ووکیشنل ٹریننگ کے ادارے اوردینی تعلیم کے لئے قرآن فاؤنڈیشن سنٹرز کا قیام، اجتماعی شادیاں اورڈسپنسریوں کا قیام بھی الخدمت کے تحت ہی ممکن ہوا ہے۔

☆ لیگل ایڈ کا شعبہ پاکستان کی مختلف جیلوں میں قید خواتین اوربچوں کواپنی خدمات پیش کررہا ہے۔

☆ ورکنگ ویمن کے لئے علیحدہ شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کے تحت ملازمت پیشہ خواتین تک دعوت دین پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کے مسائل کے حل کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ٹرانسپورٹ کی سہولت کے لئے اورجائے ملازمت پر تحفظ کے لئے اقدامات میں معاونت کی جاتی رہی ہے۔

☆ امور خارجہ کے تحت دنیا بھر کی عورتوں کی تنظیموں سے رابطہ رہتا ہے اورمسلمان عورت کے تصور کوجس طرح سے مسلمان عورتوں کی اقدار اورحجاب

کی روایت کو دہشت گردی اور پسماندگی سے جوڑا جا رہا ہے اس کے خلاف مزاحمت جاری ہے۔

☆ سیاسی سیل کے ذریعہ سے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں اور بلدیاتی نظام کے لئے خواتین ذمہ داران کی تربیت کی جاتی ہے اور ہماری ارکان اسمبلی نے اپنے کردار اور کارکردگی کے حوالے سے نئی روایات قائم کی ہیں۔ اور اسمبلی میں اپنی تنخواہ کا ایک حصہ خواتین کی فلاح کے لیے مخصوص کر کے ایک سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے فلاح خواتین کے لیے مختلف پراجیکٹس شروع کیے جا رہی ہیں۔

☆ شعبہ نشر و اشاعت کے ذریعے ذرائع ابلاغ میں موثر کردار ادا کرنے کے لئے افراد کو تیار کیا جاتا ہے۔ ادب کے محاذ پر مسلمان عورت کی صحیح نمائندگی کے لئے فکری تربیت کی جاتی ہے اور نئے قلم کاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے ادبی پرچے نکالے جاتے ہیں۔

☆ شعبہ دیہات کے تحت دیہی خواتین تک اسلام کا فہم پہنچانے اور عورتوں کو نہ صرف اپنے حقوق پہنچاننے بلکہ فرائض کو ادا کرنے کی آ گاہی دی جاتی ہے۔

☆ گوشہ عافیت کے تحت بے سہارا عورتوں کو پناہ گاہ مہیا کی جا رہی ہے اور ان کی اخلاقی تربیت بھی کی جا رہی ہے

☆ ویمن اینڈ فیملی کمیشن کے تحت عورت اور خاندان کے تحفظ اور ان کے مقام کی بحالی کے لئے ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کے امور، تعلیم اور صحت ، قانونی امداد اور ہیومن ریسوریس ڈویلپمنٹ کے تحت مختلف پراجیکٹس پر کام جاری ہے۔

آ خر میں پاکستانی میڈیا کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔ جو ہمارے موقف کو بہتر طور پر عوام کے سامنے لانے میں ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ میڈیا کے اس دور میں مسلمان عورت پر جو تہذیبی یلغار جاری ہے۔ اس کے تدارک کے لئے اور اسلام، مسلمان عورت کے حقوق اور خاندان کے ادارے کے تحفظ کے لئے ہمارے ساتھ معاونت جاری رکھیں تا کہ ہم اپنے معاشرے کو، اپنی روایات کو اور اپنی تہذیب کو مستحکم کر سکیں۔

میڈیا میں عورت کے اشتہارات میں استعمال کی صورت میں اسے سامان تجارت بنا کر نہ پیش کیا جائے۔ عورت کی حیا، اسلامی نظام وتہذیب کی بحالی اور مشرقی اقدار کا تحفظ کیا جائے۔

خواتین کا عالمی دن اور حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

یہ غالباً 2004ء کی بات ہے کہ ترکی کی حکمران جماعت کے نائب صدر ڈاکٹر نعمان قرطمش اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر سیوگی کو میں پاک ترک پارلیمنٹری فرینڈ شپ کمیٹی کی ممبر کی حیثیت سے قومی اسمبلی اور سینٹ کا اجلاس دکھانے لے کر گئی۔ اجلاس میں شریک سب خواتین کے دوپٹوں سے ڈھکے سر دیکھ کر وہ خوشگوار حیرت سے کہنے لگے کہ ماشاء اللہ یہاں تو اس طبقے میں بھی اپنی روایت سے محبت اتنی پختہ ہے۔ چونکہ ترکی کچھ عرصہ ہی قبل اپنی ایک ممبر پارلیمنٹ مروہ قواچی کو سکارف کی بدولت پارلیمنٹ کی ممبر شپ اور اپنی شہریت دونوں سے محروم کر چکا تھا۔ میں نے کہا کہ اللہ کے احسان کے ساتھ برصغیر پاک و ہند میں مسلمان خواتین کی اپنی مشرقی اور دینی روایات کے ساتھ والہانہ وابستگی پائی جاتی ہے۔

تحریکِ خلافت میں اماں بی سے لے کر تحریک پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح کے کردار تک اور پھر محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہیڈ سکارف سے لے کر آج کی خواتین پارلیمنٹیرینز اور وزراء تک سب اپنے لباس اور اقدار میں اپنی روایت سے جڑے رہنے کا اعلان کرتی رہی ہیں۔ پاکستانی ثقافت میں اپنے دین سے محبت کا اظہار اور سلیقہ بہت نمایاں ہے اور جب بات خواتین کی ہو تو اُن میں دینی رجحان بہت زیادہ ہے اور وہ مغربی تہذیب سے کم مرعوب ہوتی ہیں۔ ہماری خواتین کی دین سے محبت نے حلقہ خواتین جماعت اسلامی کے مشکل کام کو بھی آسان بنا دیا ہے۔ اگرچہ ہم اس بات کا اعتراف کرتی ہیں کہ مسلمان عورت نے اپنی آگہی کا ادراک کرنے میں دیر کر دی ہے اور مغرب کی عورت حقوق کے حصول کا شور مچانے میں بظاہر آگے نظر آتی ہے مگر اب جبکہ مغربی ہندوانہ تہذیب اپنے پنجے گاڑے ہوئے نظر آتی ہے حلقہ خواتین جماعت اسلامی نے بڑی سرعت کے ساتھ اُن کے اس چیلنج کو قبول کیا ہے اور میدانِ عمل میں بہت وقار کے ساتھ اس کا مقابلہ اور مزاحمت کر رہی ہیں۔

یہ پہلا عالمی یوم خواتین ہے جو میرے آغا جان قاضی حسین احمد کے بغیر آیا ہے اور مجھے شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ وہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے کس قدر سرگرداں اور سرگرم کارکن تھے۔ اُن کی خوش قسمتی تھی کہ اُن کے دورِ امارت میں موجودہ امیر محترم سید منور حسن صاحب کی اہلیہ محترمہ عائشہ منور صاحبہ اور اُن کے بعد کیپٹن ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ کا حلقہ خواتین کی سیکرٹری جنرل کے طور پر انتخاب ہوا تھا۔ گھر میں میری امی جان کا اور جماعت میں اُن دونوں کا خواتین کے حقوق کے لیے سرگرم رہنے کے شوق نے اُن کے انقلابی جذبوں کو اور بھی مہمیز دی۔ وہ دونوں اور موجودہ نگران حلقہ خواتین ڈاکٹر رخسانہ جبیں صاحبہ بتاتی ہیں کہ وہ ہمارے ایسے راہنما تھے جو خواتین کے بارے میں ہم سے راہنمائی لیتے تھے ان کا روشن مسکراتا چہرہ ہر ایک کے لیے

اور خصوصاً بیٹیوں کے لیے محبت اور رافت بکھیرتا تھا اور جواب میں انہوں نے قوم سے جو محبت سمیٹی ہے اُس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

میں اُن سے ہر دفعہ عالمی یوم خواتین کے موقع پر پیغام لیتی اور کچھ گھنٹوں کے بعد اُن کا اقبال کے اشعار سے بھر پور مضمون موصول ہو چکا ہوتا۔ وہ میرے لیے ایک ایسی یونیورسٹی تھے جو سال کے بارہ مہینے اور مہینے کے 30 دن اور دن کے چوبیس گھنٹے کھلی رہتی اور جو ہر وقت میرے دسترس میں ہوتے وہ اپنی جماعت کی خواتین کے لیے ایک شفیق باپ کی حیثیت رکھتے تھے اور انہوں نے ہمیں محبت اور حفاظت کے حصاروں کے جلو میں اپنی قوم اور ملت کی خدمت کے لیے چٹانوں سا حوصلہ اور اعتماد دیا۔

وہ کہتے کہ زندہ تحریکیں ندی کی طرح ہوتی ہیں۔ جو کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لاتیں اور اپنا راستہ نکال لیتی ہیں بلکہ رکاوٹیں زندہ تحریکوں میں اور زیادہ جان ڈال دیتی ہیں۔ مجھے یہ نصیحت ہمیشہ کرتے کہ اپنے عورت ہونے پر فخر کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات میں صرف عورت کو اپنی صفت تخلیق عطا کی ہے۔ اور اللہ نے ذوق خدائی سے بھی عورت کو نوازا ہے تو اقبال نے کہا ہے کہ "یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے" "جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی" اللہ خود خالق ہے اور حجاب میں رہ کر نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ الہ کا مطلب پراسرار بھی ہے اس لیے عورت کو بھی اپنی تخلیق اور نئی نسل کی حفاظت کے لیے خلوت اور پراسرار رہنے کی ضرورت ہے۔ جب وہ اپنے اس بنیادی فریضے کو سرانجام دے لے تو وہ ضرور اپنی ملت کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے مگر اپنے بنیادی فریضے سے غفلت نہ برتے کہ انسانوں کی تعمیر کا کام پلوں اور سڑکوں کی تعمیر سے زیادہ اہم بھی ہے اور مشکل بھی۔ اُنہوں نے مجھے سکھایا کہ عورت جتنی اپنے اللہ سے بندگی کا اقرار کرتی ہے جتنی عبادت گزار ہوتی ہے، اُتنی ہی معاشرے میں باوقار اور قابل اعتبار بن جاتی ہے۔ مجھے آخری دنوں میں بہت نصیحت کرتے رہے کہ جماعت اسلامی اس ملک کے لیے اللہ کا انعام ہے جو مولانا مودودیؒ کی ہمارے پاس امانت ہے۔ اس سے جڑے رہنا۔ اس مادہ پرست اور فساد سے بھری دنیا میں یہ تنظیم تمہیں اپنے اللہ سے بھی جوڑے رہے گی۔ تمہارا اعتبار بھی بنائے گی اور تمہاری حفاظت کر کے تمہیں باوقار بھی بنائے گی۔ میں واقعی حلقہ خواتین جماعت اسلامی کی راہنماؤں اور مخلص کارکنان پر نگاہ ڈالتی ہوں تو اُن میں اپنے اسلاف کی روایات سے جڑے رہنے کا سلیقہ بھی موجود ہے اور جدید دنیا کے چیلنجز سے نبرآزما ہونے کا حوصلہ اور صلاحیت بھی۔

میدان سیاست کا ہو یا خدمت کا، میڈیا کا ہو یا تعلیم کا، صحت کا ہو یا ادارہ جاتی نظام بنانے کا حلقہ خواتین ہر شعبہ میں ماہر خواتین کے تعاون سے بھرپور کردار ادا کرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں اور اس یوم خواتین پر تمام سیاسی جماعتوں سے آگے بڑھ کر کرتے ہوئے آنے والے انتخابات کے لیے ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی نے عورت کے لیے خواتین کے حقوق کا چارٹر اور عورت کی فلاح کا منصوبہ پیش کیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ آنے والے انتخابات میں وطن عزیز کی خواتین چہرے نہیں نظام کو بدلیں گی۔ بہار عرب کی تحریک میں خواتین کے بھرپور کردار نے ہمیں بھی یہ پیغام دیا ہے کہ نیل کا ساحل تو بیدار ہو چکا آیئے ہم بھی کاشغر کی خاک تک اپنے حصے کا دیا جلاتے چلی جائیں۔

8 مارچ 2013